بسم اللہ الرحمن الرحیم

Faculty of Usooluddin
international Islamic University
Islamabad

کلیہ اصول الدین
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
اسلام آباد

مقالہ بعنوان

اسلامی تصوف

اورحضرت محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی صوفیانہ خدمات

زیرِ نگرانی: استاذ عبدالوہاب جان الازہری حفظہ اللہ تعالیٰ
چیئرمین شعبہ اصول الدین سیلف فنانس پروگرام

مقالہ نگار: محمد تضارب خان
رجسٹریشن نمبر : 278-FU/MAU/F-F13

برائے حصولِ ڈگری: ایم۔اے اصول الدین

تعلیمی سیشن: ۲۰۱۵-۲۰۱۳ء

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

International Islamic University Islamabad
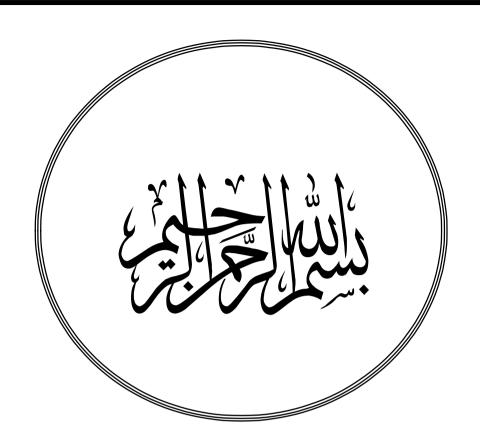
ربی زدنی علما

﴿میرے پیارے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما﴾

فہرستِ عنوانات

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۔

امابعد

تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہیں جو بلا شرکتِ غیر ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ کائنات کے جاندار و بے جان، ادنیٰ واعلیٰ، خشک وتر، ساکن ومتحرک اس کے قبضہء قدرت سے باہر نہیں ہے۔ لاکھوں درود وسلام سیدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر جو وجہء تخلیقِ کائنات، انبیاء ومرسلین کے سردار اور تاج وتختِ ختمِ نبوت کے مالک ہیں۔ بے حد سلام ان عظیم صحابہ کرام، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، ائمہ مجتہدین، علماء کرام اور صوفیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر جنھوں نے فروغِ دین کے لئے دعوت وارشاد کے مشنِ رسالت کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ رب العزت کا صد کروڑ ہا شکر ہے جس کے فضل سے ہمیں یہ سطور رقم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

اس مختصر سی تحریر میں ہم نے اپنی بساط کے مطابق دستیاب وسائل سے تحقیقی مواد حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بے ربط جملوں کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس تحقیقی مقالہ کے بابِ اول میں تصوف کے بارہ میں چند معروضات عرض کی ہیں۔ اس باب کی فصول میں تصوف کی تعریف، اسکی ابتداء، اسکے ادوار، ترتیبِ زمانی سے تصوف کے شاہسواروں کے اسمائے مبارکہ، کتاب وسنت میں منقول تصوف کے بارے میں آیات واحادیث کا ترجمہ، تصوف کی

اصطلاحات، صوفیہء کرام کی تعلیمات کی روشنی میں اس کے لطائف اور مقامات کا بیان نہایت ہی مختصر انداز میں کیا ہے۔

دوسرے باب میں شاہسوارِ تصوف، شیخِ کامل خواجہء خواجگان حضرت باباجی محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس باب کی فصول میں آپ کی پیدائش، والدین کا ورع وتقویٰ، خاندانی حالات، آپ کی ابتدائی تعلیم، اعلیٰ تعلیم کے لیے دہلی روانگی، آپ کے معاصر علماء کرام کا بیان، آپ کی واپسی، درس گاہ کا قیام اور تلاشِ مرشد میں سفر کا بیان شامل ہے۔

تیسرے باب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصوف میں خدمات کا تذکرہ شامل ہے۔
اس باب کی فصول میں آپ کی تعلیمات، خانقاہِ موہڑہ شریف کا قیام، سجادہ نشینِ اول و دوم اور ولئ عہد کا مختصر بیان، دستورِ طریقت، باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال، آپ کے ۱۰۰ عظیم خلفاء کے اسماء گرامی، چند خلفاء عظام کا مختصر بیان، سلسلہء عالیہ کے تمام بزرگوں کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواجگان موہڑہ شریف تک بیان اور منظوم شجرہ طریقت شامل ہے،

منہجِ تحقیق

اس مقالہ کی ترتیب وتدوین میں ہم موضوع کی مناسبت سے دو منہجِ تحقیق زیر بحث لائے ہیں
پہلے باب میں تصوف کی تاریخ کے سلسلہ میں تاریخی منہج کے تحت اس کے حالات وواقعات زیرِ بحث لائے ہیں جس میں تصوف کی تاریخ اور اس کے ادوار پر مختصراً روشنی ڈالی گئی۔
بابِ دوم وسوم میں سوانحی منہج کے تحت حضور باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات واقعات اور سفرِ زندگانی پر گفتگو کی۔ اس میں آپ کی صوفیانہ خدمات، آپ کے حالات، تذکرہ اولاد، آپ کی تعلیمات اور دیگر چند چیزیں ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ مقالہ میں موجود تمام عمدہ چیزیں اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہیں اور اس میں کمی کوتاہی الفاظ کی شکستگی ہماری کمزوری اور محدود ذخیرۂ علمی کی وجہ سے ہے جس پر ہم معافی کے طلبگار ہیں۔

اس مختصر سی تحریر پر احبابِ علم و دانش کی مثبت تنقیدی آراء کا منتظر رہوں گا۔ حق تعالیٰ ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہِ بے نیاز میں قبول فرمائے۔ ہمیں علم کے مطابق عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔

طالبِ علم

محمد تضارب خان

اظہارِ تشکر

ہم اپنی اس کاوش کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ رب العزت کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سجدہِ شکر بجا لاتے ہیں۔ اسی کی شانِ کریمی سے اس سعادت کے قابل ہوئے۔ اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کی سب سے زیادہ شفقت اور آپ کی امت کے حق میں مقبول دعاؤں کا نتیجہ ہے کا رِسیئات کی بہتات و کثرت میں رزق کی بے پایاں نعمتیں مل رہی ہیں۔ الحمدللہ

اس مقالہ کی تکمیل میں اسکی تدوین، کتابت میں کتب اور حوالہ جات کی فراہمی میں جن جن احباب کا تعاون ملا سب کے لیئے ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اعلیٰ اجر اپنی رحمت اور رسول اکرم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

بالخصوص ہمارے استاذی المکرّمی استاذ عبدالوہاب جان الازہری اطال اللہ تعالیٰ عمرہٗ کے علم، عمل، عمر، صحت، زندگی، اولاد اور جان و مال میں اللہ تعالیٰ برکتیں وسعتیں عطا فرمائے جن کی نگرانی توجہ اور مسلسل راہنمائی نے اس مقالہ کی نوک پلک سنوارنے میں مدد کی۔ اللہ تعالیٰ استاذی المکرّمی کی علمی دولت میں اضافہ فرمائے اور آپ کے علم کو ایک کثیر نسلِ انسانی کے لئے فائدمند بنائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری امتِ مسلمہ کے حال پر رحم فرمائے۔ جہاں جہاں مسلمان زبوں حالی کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ظلم سے، پنجہء کفر سے، اور ہر مسلط شدہ مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔ بالخصوص برما، کشمیر، فلسطین، عراق، افغانستان، لبنان، چیچنیا، بوسینیا، صومالیہ، کوسوو، اور یمن کے مسلمانوں پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی توانائیاں اپنی صلاحیتیں امت مسلمہ کے فائدے کی خاطر استعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

محمد تضارب خان

انتساب

میں اپنی اس سعی کو اپنے مرشدِ گرامی الحاج پیر اولیاء بادشاہ فاروق سجادہ نشین اعلیٰ مرکزی دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کوہ مری کے نام کرتا ہوں۔ جن کی شفقت، محبت تربیت اور عظیم شخصیت سے منسلک ہونے کے بعد میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہوا اور دین کی جانب رغبت، صوم وصلوٰۃ کی پابندی، اللہ والوں سے محبت، چہرے پر سنتِ رسول سجانے اور دل میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہوئی۔ آپ کی نسبت ہی ہر جگہ میری عزت و نیک نامی کا تعارف بنا اور آپ کے خادم ہونے کی وجہ سے بے شمار لوگوں کی نگاہ میں عزت محبت اور مقام نصیب ہو۔

دل میں عشقِ شاہِ ابرار کا داغ لے کے چلے
سنا تھا رات اندھیری ہے چراغ لے کے چلے

حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق دامت برکاتہم القدسیہ بیک وقت ایک جید عالمِ دین، صوفی باصفا، عظیم مبلغ و داعی ہونے کے ساتھ ساتھ ہزاروں گمراہوں کے صراطِ مستقیم کے راہنما بھی ہیں۔ آپ کے زیرِ نگرانی تبلیغ دین میں کے لیے متعدد دینی مدارس، معلمین، علماء کرام، رفاعی ادارے اور خلفاء کے قائم کردہ خلقہ ہائے ذکر اندرون و بیرون ملک مصروفِ خدمت ہیں۔

وصفِ شاہ کا احاطہ مجھ سے ممکن نہیں
ہم کمیابیِ الفاظ کا اعتراف کرتے ہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آپ کا سایہ تا دیر ہم پر قائم و دائم اور سلامت رہے۔ ہماری آپ کی پیاری نسبتوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ پیر احمد فاروق زاہد مدظلہ العالی کو شاد آباد اور سلامت رکھے اور ان کے مشن کی تکمیل اور ہمارے ذمہ لگائے گئے کام کو پایہء تکمیل تک پہنچانے میں اپنا خصوصی فضل فرمائے۔

تیری نسبت نے سنوارا ہے میرا اندازِ حیات

میں اگر تیرا نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔تو سگِ دنیا ہوتا

سدا رواں دواں رہے محبتوں کا قافلہ   خدا کرے قبول ہو ہمارا عشقِ مصطفیٰ

محمد تضارب خان

278-FU/MAU/F-13

بابِ اول

تصوفِ اسلامی کے بیان میں

الحمدُ للہ رب العالمین والصلوٰۃُ والسلامُ علیٰ سید الانبیاءِ والمرسلین وعلیٰ آلہِ و اصحابہِ اجمعین ۔۔۔ امابعد

تصوف کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اصلاحِ ظاہر و باطن، تزکیہءنفس، طہارتِ قلبی، معرفت الٰہی اوراعلیٰ اخلاق جیسی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہی تصوف کہلاتا ہے۔

مختلف الخیال صوفیہ، علماء اور ماہرین لغت نے اپنے اپنے اندازے، تجربے اور فکر سے اس کی مختلف تعریفات کی ہیں۔قرآن کریم میں واضح الفاظ میں تصوف کا بیان نہیں۔لیکن اصلاح اعمال اور تزکیہ نفس کی آیات کو اہلِ تصوف نے تصوف کے زمرہ میں شامل کیا ہے۔ہم اس فصل میں بالترتیب آیات، احادیث اور صوفیہ کرام کی کتب التعلیمات سے اخذ کردہ تعریفاتِ تصوف کو درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔قرآن کریم میں متعدد آیات تصوف اور اسکے معاملات سے متعلق ہیں جن میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

بیعت کا بیان وثبوت

ترجمہ:

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے اس کو توڑا اس نے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے اللہ تعالیٰ سے کیا گیا عہد پورا کیاتو بہت جلد اسے اللہ تعالیٰ بڑا ثواب دے گا۔ [۱]

۱(القرآن سورہ الفتح ۱۰)

ترجمہ:

بیشک اللہ تعالیٰ راضی ھوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمھاری بیعت کرتے تھے۔ تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں مین ھے اور ان پر سکون اتارا اور انھیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔ (سورہ الفتح ۱۸)

دنیا سے بے رغبتی

ترجمہ:

آپ فرمائو کیا ھم تمھیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ھیں۔ ان کے جن کی سار کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی اور وہ اس خیال میں ھیں کہ اچھا کام کر رھے ھیں۔ یہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اسکے ملنے کو جھٹلایا تو ان کا کیا دھرا سب ضائع ھے۔ تو ھم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہ کریں گے۔ ۱ ؎

ترجمہ:

جو شخص دنیاوی زندگانی اور اسکی آرائش چاھتا ھو انھیںھم دنیا مین ان کے اعمال(کے بدلے پورے) دیں گے انھیں اس میں کم نہ دیا جائے گا (مگر)یھی لوگ ھیں کہ آخرت مین ان کے لیئے سوائے آگ کے

۱؎(القرآن سورہ الکھف ۱۰۳تا۱۰۵) ۲؎(سورہ ھود ۱۵)

۳؎(سورہ الکھف ۲۸)

کچھ نہیں اور جو کچھ انھوں نے کیا تھا سب ضبط ہو گیا اور وہ
باطل تھا۔ ۲ھ

ذکراللہ

ترجمہ:

اور تو اپنی ذات کو ان لوگوں کے ہمراہ رکھ جو صبح و شام
اپنے پروردگار کو یاد کرتے ہیں اسکی ذات کے طالب ہیں اور تمھاری
آنکھیں ان کی طرف سے نہ پھیریں ، کہ تم دنیاوی زندگی کی آرائش
چاھنے لگو گے اور اس کی اطاعت نہ کرنا جس کا قلب ہم نے اپنے
ذکر سے غافل کر دیا ۔ ۳ے

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ کا کثرت سے ذکر کرواورصبح شام اس کی تسبیح
کرتے رہو۔ وہی ہے درود (رحمت) بھیجتا تم پر اور اسکے فرشتے۔ کہ
تمھیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر مہربان
ہے۔ ۱ے

ترجمہ:

اور تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو اور (سب سے)اسکی طرف بالکل قطع
تعلق کر لو۔ ۲ے

۱ے(سورہ الاحزاب ۴۱،۴۲،۴۴) ۲ے(سورہ المزمل ۸)

۳ے(الماعون ۴،۵،۶) ۴ے(النساء ۱۰۳)

عبادت خالص اللہ کے لیئے

ترجمہ:

عذاب کی سختی ان نمازیوں کے لیئے ہے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔[۳]

ترجمہ:

پھر جب تم نماز پڑھ لو تو کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ [۴]

ترجمہ:

اپنے مالک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔[۱]

عاجزی وخشوع

ترجمہ:

بے شک ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع رکھتے ہیں۔[۲]

احادیث نبویہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ جس چیز سے میرا قرب حاصل کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے محبوب چیز وہ ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اور میرا بندہ نوافل پر ہمیشگی کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا

۱؎ (الکھف ۱۱۰) ۲؎ (المومنون ۱،۲)

۳؎ بخاری بحوالہ اربعین نووی

ہوں جن کو ذریعے وہ سنتا ہے۔اور اسکی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا کرتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔[۳]

(۲) ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دیکھو یہ مردار کتنا ذلیل ہے کہ کوئی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا اللہ کی قسم جس کے قبضہ ءقدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کی حیثیت اس مردار سے بھی کم تر ہے۔

(۳) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔دنیا برباد شدہ لوگوں کا گھر اور مفلسوں کا مال ہے۔[۱]

صوفیہءِ کرام کے نزدیک تصوف:۔

حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

تصوف حقیقت کی معرفت حاصل کرنے اور ان چیزوں سے سے نا اُمید ہو جانے کا نام ہے جو مخلوقات کے ہاتھ میں ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

تصوف یہ ہے کہ تو بغیر کسی ظاہری نسبت کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر وقت رہے۔

---

[۱] الحدیث بحوالہ اسلامی تصوف ایک تحقیقی مقالہ از عبدالوہاب جان الازہری

حضرت ابوتراب بخشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

صوفی وہ ہے جس کو کوئی چیز گندہ نہ کر سکے اور اس کے ذریعے ہر چیز پاک ہو جائے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

صوفی وہ ہے جو کسی چیز کی طلب میں سرگرداں نہ رہے اور نہ کسی چیز کے چھن جانے کا غم کرے۔ [۱]

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں جو انھوں نے ملا حاجی محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لکھا:

شریعت کے تین حصے ہیں علم، عمل، اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں شریعت متحقق نہیں ہو سکتی۔ جب شریعت متحقق ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ تمام

دنیاوی اور اُخروی سعادتوں سے بالاتر ہے۔ طریقت وحقیقت جس سے صوفیا ممتاز ہوتے ہیں یہ شریعت کے تیسرے حصے یعنی اخلاص کی تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں۔ [۲]

تصوف کی ابتداء

مندرجہ بالا کتاب وسنت کی عبارات اور صوفیہ کرام کی کی تعلیمات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ تصوف کی ابتداء زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔ کیونکہ لفظِ صوفی کی اصل الکلمہ میں وارد تمام اصطلاحات کی بنیاد تعلیماتِ نبوی اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے کردار میں موجود ہیں ۔مثلاً اصحاب صفہ، صفاء قلب، لباسِ صوف اور صفِ اول کے مسلمان وغیرہ۔ اس مقالہ کا حجم ان کی تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

صوفیاءِ کرام کا یہی سلسلہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے جاری ہو کر مختلف مقامات میں شریعت

---

[۱] کشف المحجوب از علی بن عثمان الہجویری

[۲] مکتوباتِ امام ربانی ج ۱ مکتوب ۳۶

کی کمال پیروی کی مختلف صورتیں اختیار کر لیتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد صوفیاء کرام کی تفصیل کچھ یوں ہے۔۔۔۔

مسلم صوفیاء کرام بلحاظ ترتیبِ زمانی:۔۔

نمبر شمار	نام صوفی	مقام	سنِ وفات
۱	حضرت ابو ہاشم رحمتہ اللہ علیہ	عراق	۷۳۶ء
۲	مائی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا	عراق	۸۰۱ء
۳	حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ	عراق	۹۱۰ء
۴	حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ	خراسان	۱۰۷۲ء
۵	حضرت علی الہجویری رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۰۷۲ء
۶	حضرت عبدالقادر الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ	عراق	۱۱۶۶ء
۷	حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ	ازبکستان	۷۹۱ھ
۸	حضرت معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۲۳۰ء
۹	حضرت فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ	ایران	۱۲۲۰ء
۱۰	حضرت جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ	عثمانیہ ترکی	۱۲۷۳ء

---

[۱] وکی پیڈیا فری انسائیکلوپیڈیا

۱۱	حضرت باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۰۱۲ھ
۱۲	شیخ احمد سرہندی مجدد الفِ ثانی رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۶۲۴ء
۱۳	حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۷۶۲ء
۱۴	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۸۹۹ء
۱۵	سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۹۳۸ء
۱۶	حضرت محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ	ہندوستان	۱۹۴۳ء

[۱]

مقصدِ بیعت

صوفیہ کرام کے نزدیک بیعت کی بنیادی تین اقسام ہیں جو کہ کتاب وسنت سے منقول ہیں

۱ بیعت قبول اسلام

۲ بیعتِ جہاد

۳ بیعت طلبِ معرفت[۱]

لطائف صوفیہ

صوفیہ کرام کے نزدیک انسانی وجود میں چھ مقامات ایسے ہیں جن کو ہوائے نفسانی سے پاک کر کے اُن کو ذکر اللہ کے نور سے منور کر کے انسان قربِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔

جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

۱ لطیفہ ٔقلب

۲ لطیفہ ٔ روح

۳ لطیفہ ٔنفس

---

[۱] تجدید فقر از صوفی شیر محمد بزدار بزدار پبلی کیشنز تونسہ شریف خوشاب

[۲] سرِ دلبراں سید محمد ذوق محفل ذوقیہ کراچی

۴ لطیفہء سری

۵ لطیفہء خفی

۶ لطیفہء اخفی[۲]

مسائلِ صوفیہ

ان سے مراد وہ مسائل ہیں جو حضرات صوفیاء کرام کے زیرِ بحث ہوتے ہیں

۱ مسئلہء جمع وتفریق

۲ مسئلہء فناوبقا

۳ مسئلہء حقائق

۴ مسئلہء صدق

۵ مسئلہءاصول

۶ مسئلہءاخلاص

۷ مسئلہء ذِکر

۸ مسئلہءاستغناء

۹ مسئلہء فقر

۱۰ مسئلہء روح

۱۱ مسئلہء اشارہ

۱۲ مسئلہء ظرف

۱۳ مسئلہء فراست [۱]

---

[۱] کتاب اللمع از شیخ ابونصر سراج الدین شریعہ اکیڈیمی جامعہ اسلامیہ اسلام آباد

بابِ دوم

حیاتِ قاسم رحمته الله علیه کے بیان میں

فصلِ اول: آپ کی پیدائش اور ابتدائی حالات کے بیان میں

☆ خاندانی پسِ منظر

آپ رحمتہ اللہ علیہ کو والدِ گرامی کا اسمِ مبارک سلطان جیون خان رحمتہ اللہ علیہ ہے۔آپ کے آباء واجداد ایران کے صوبہ کیہان کے رہنے والے ایرانی النسل اور فارسی الاصل تھے۔ مغلیہ خاندان کے دورِ حکومت میں ہندوستان تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار کی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والدین اعلیٰ ورع وتقویٰ اور سادگی کے حامل تھے۔

☆ ولادت سے قبل ایک مجذوب کی پیشن گوئی

آپ کے والدِ محترم سلطان جیون خان رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مجذوب نے بشارت دی کے آپ کے گھر ایک بچہ پیدا ہوگا۔ جو آسمانِ ولایت کا تابندہ ستارہ ہوگا اور اس سے لوگ ہدایت و راہنمائی حاصل کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں گے۔

☆ پیدائش

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت مبارکہ ۲ پھاگن ۱۸۷۷ بکرمی بمطابق ۱۴ فروری ۱۸۲۱ عیسوی یکم شعبان ۱۲۳۷ ھجری بروز پیر کو ہوئی۔

چھ ماہ کی عمر میں والدِ محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور پھر آپکی پرورش اور تعلیم و تربیت آپ کی والدہ رحمتہ اللہ علیہا نے کی۔ اس طرح آپ بچپن میں ہی سایہء پدری سے محروم ہو گئے۔[۱]

فصلِ دوم: تعلیم و تربیت کے بیان میں

☆ ابتدائی تعلیم

سہ ماہی انوارِ صوفیہ شمارہ نومبر ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر ظفر اقبال نوری لکھتے ہیں

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقہ سالگراں سے حاصل کی جو راولپنڈی اور مری کے درمیان ایک دیہات ہے۔ بعد ازاں آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے دہلی کا سفر اختیار کیا۔

☆ دہلی کی جانب روانگی

آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے متحدہ ہندوستان اعلیٰ تعلیم مرکز دہلی کا سفر اختیار کیا اور آپ کا یہ سفر جنگِ آزادی سے پہلے کا ہے۔ اور وہاں سے علومِ دینیہ میں ۲۱ سال کی عمر میں فراغت حاصل کی اور واپس گھر تشریف لائے۔ اور موضع جگیوٹ میں ایک مدرسہ قائم کر کے دینی علوم کی تدریس کا آغاز فرمایا۔[۲]

☆ آپ کے معاصرین علماء کرام

---

[۱] شاہ فخر الفقر موہڑوی

[۲] سہ ماہی انوارِ صوفیہ موہڑہ شریف شمارہ نومبر ۱۹۹۷ء

آپ کے ہم عصر بے شمار علماء کرام ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں۔

۱ پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ

۲ شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

۳ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ (حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ کے دہلی میں ہم مکتب بھی رہے۔)

۴ سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمتہ اللہ علیہ

۵ میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

فصلِ سوم: آبائی وطن واپسی

☆ مدرسہ کا قیام

حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے حاصل کردہ علوم کو مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے مدرسہ قائم فرمایا لیکن آپ کا دل اس کام میں مائل نہ ہوسکا اور آپ کسی مردِ کامل کی تلاش میں سرگرداں رہتے۔ وقت کے بہت سے اولیاء کاملین سے ملاقاتیں کی مگر بیعت اختیار نہیں کی۔ اور ایسے ہی آپ نے عمر کے چالیس برس تلاشِ مرشد میں بسر کیے۔

☆ حضرت فضل الدین کلیامی رحمتہ اللہ علیہ کا آپ کو پھول عطا کرنا

تلاشِ مرشد کے سفر میں آپ کی ملاقات وقت کے عظیم صوفی حضرت فضل الدین کلیامی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی۔ انھوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ایک پھول عطا کیا اور فرمایا جب یہ خشک پھول ہرا بھرا ہو جائے گا اس وقت آپ کو گوہرِ مراد مل جائے گا۔ وہ تبرک لے کر آپ نے کشمیر کا سفر اختیار کیا۔

☆ نیلم کی مسجد میں قیام اور علماء کرام سے گفتگو

اس زمانے میں مسافروں کے قیام کے لئے مسجدیں ہوا کرتی کرتی تھی آپ نے نیلم جموں کشمیر کی خوبصورت وادی کی ایک مسجد میں قیام فرمایا۔ رات کو مسجد کے امام صاحب نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ صبح آپ نے بعد از فجر مسجد کے خطیب کی اجازت سے کچھ بیان فرمایا اس پر علماء کرام آپ سے متاثر ہوئے اور متعدد سوالات کے بعد آپ سے درخواست کی ہمیں بیعت کریں مگر آپ نے یہ بات کہہ کر انکار کر دیا کہ میں ابھی خود مرشد کی تلاش میں ہوں۔

اس کے بعد آپ نے کشمیر کے صوفیہ کا پتہ پوچھا تو ان علماء کرام نے متعدد صوفیہ کرام کے اسمائے گرامی ذکر کئے اور جب **حضرت نظام الدین کیانوی** رحمتہ اللہ علیہ کا نام آیا تو آپ نے دل میں ایک عجیب کشش محسوس کی اور خانقاہ عالیہ کا پتہ پوچھ کر اس جانب روانہ ہو گئے۔

فصلِ چہارم: مرشدِ کامل کی بیعت

☆ حضرت خواجہ نظام الدین کا اظہارِ مسرت

جب حضو بابا جی محمد قاسم صادق رحمتہ اللہ علیہ حضرت نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ مکئی کی فصل کی گوڈی کر رہے تھے آپ کو دیکھتے ہی حضرت نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس مردِ حق کی تلاش تھی وہ آ گیا ہے [1]

آپ نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت نظام الدین نے آپ کو بیعت فرمایا۔ اس کے بعد راہِ سلوک کا یہ سفر شروع ہوا۔

---

[1] شاہِ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

بابِ سوم

صوفیانہ خدمات کے بیان میں

خانقاہِ رشد و ہدایت کا قیام

سجادہ نشین اول

حضرت پیر محمد زاہد خان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

خوبیوں اور رعنائیوں میں رچی بسی شخصیت کے مالک مہربان ورمتعدل و ملائم رویوں سے مالا مال حضرت پیر محمد زاہد خان صاحب المشہو رخان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہؒ ایک گوہر نایاب تھے۔آپؒ ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں اس جہان رنگ و بو میں تشریف لائے۔آپؒ کی ولادت سحری کے وقت ہوئی جو صالحین کی ولادت کا وقت ہے۔آپؒ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کیا گیا۔ابتدائی تعلیم آپؒ کو حضور باباجی سرکار موہڑوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود دی اور اس کے بعد نامور علماء کرام سے استفادہ فرمایا بعد میں باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پاس رکھا اور علم باطنی اور تصوف کے جملہ اسرار و رموز تفویض فرمائے۔تاریخ صوفیائے کرام گواہ ہے جس مرید یا اولاد نے لنگر شریف کی جس قدر زیادہ خدمت کی ہوگئی اس کا مقام اتنا ہی بلند ہوگا، یہ سعادت آپؒ کے حصہ میں آئی اور حضور زماںؒ کی حیات مبارکہ میں ۳۰ سال تک آپ نے لنگر شریف کی خدمت کا مقدس فریضہ سرانجام دیا یہ سعادت عظمیٰ بھی آپؒ ہی کے مقدر میں آئی کہ حضور غوث زماںؒ نے اپنی زندگی ہی میں دربار شریف کے جملہ امور آپؒ کے سپرد فرمادیئے تھے۔وصال مبارک سے دس برس پہلے جو شخص حضور زماں کی خدمت اقدس میں بیعت کی غرض سے حاضر ہوتا آپؒ اسے ارشاد فرماتے کہ جاؤ پیر خان صاحب سے شرف بیعت حاصل کرو' اس طرح حضور زماںؒ نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں محمد زاہد خان صاحبؒ کو عملی طور پر اپنی مسند سجادگی کا وارث حقیقی قرار دے دیا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خصوصی طور پر اپنی خدمت کیلئے

وقف فرمالیا تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت بارگاہ غوثیہ میں نہایت عجز وانکسار کے ساتھ ہر قسم کی خدمت کیلئے حاضر رہتے ۔دربار شریف کے جملہ امور نظام خانقاہی وخانگی معاملات آپؒ ہی کے ذمہ تھے۔ وصال مبارک سے قبل حضور غوث زماںؒ کی تیمارداری، آپؒ کو وضو کرانا، خوراک اور دوا پلانے کی سعادت تادمِ وصال آپؒ ہی کے حصہ میں رہی۔حضور غوث زماںؒ کے وصال کے بعد تجہیز وتکفین کے سارے انتظامات اعلیٰ حضرت پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذاتی طور پر سرانجام دیئے اور زائرین آستانہ عالیہ کی ہر طرح سے دلجوئی فرمائی۔

حضور غوث زماں کے وصال مبارک ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ کے بعد آپؒ کی مسند غوثیت پر جلوہ افروز ہوئے یہ وہ زمانہ تھا جب خلفاء ومریدین اپنے شیخ اعظم کے وصال کے بعد شکستہ دل تھے۔وسائل کی شدید قلت اور اخراجات کی بہتات تھی۔ان نامساعد حالات میں جس طرح آپؒ نے عزم واستقلال اور بے مثال ہمت وجرات سے حالات کا مقابلہ کیا اس کی مثال تاریخ تصوف میں کم ہی ملتی ہے۔سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قاسمیہ کی ترقی اور وسعت کیلئے آپؒ کی خدمات سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔آپؒ کے غلامان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔اور ان میں سے ہر ایک آپؒ کی جنبشِ آبرو پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو اپنی سعادت دارین سمجھتا ہے۔جس کی متعدد مثالیں اس وقت دیکھنے میں آئیں۔جب آپؒ اسلام آباد کے سرکاری ہسپتال میں زیر علاج تھے۔آپؒ اپنے مریدین اور دربار شریف میں حاضر ہونے والے ہر شخص کے قیام وطعام اور ہر قسم کی آرام وآسائش کا خاص خیال فرماتے تھے۔مریدین کی روحانی تربیت آپؒ کی حیات طیبہ کا مقصد اولین تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات پر ہر مرید کو عمل پیرا رہنے کی تلقین فرماتے۔بالخصوص ذکر اسم ذات ''اللہ ہُو' ہر سانس کے ساتھ ادا کرنے کی تاکید فرماتے کہ یہی حضور غوث زماں کی تعلیمات کی بنیاد ہے۔مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف نے آپؒ کی ذات ستودہ صفات کے باعث بہت زیادہ ترقی کی ہے۔مزار مبارک حضور غوث زماں ،مزار مبارک حضرت ام المریدین بڑی مائی صاحبہ، تاریخی جامع مسجد آستانہ عالیہ کی تعمیر اور لنگر خانہ کی تعمیر ووسعت آپؒ ہی کے مرہون منت ہیں آپؒ نے زمانہ اقدس میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور غوث زماں کا مقدس زمانہ دوبارلوٹ آیا ہے۔آپؒ نہایت حلیم الطبع، سراپا آئینہ ءسنتِ مصطفےٰ ﷺ، پیکر صبر ورضا اور بلند پایہ اخلاق کے

عظیم پیکر اور خاموش صوفی تھے آپؒ کو کسی نے تمام عمر غصہ کے عالم میں نہیں دیکھا آپؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ

۱۔ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ بھلائی کرو

۲۔ جو تمہیں کچھ نہ دے تم اسے سب کچھ دے دو

۳۔ ظلم کا مقابلہ صبر سے کرو

آپؒ کی ذات گرامی کے ساتھ متعدد کرامات منسوب ہیں اور ان کے عینی شاہد موجود ہیں۔ ایک ولی کامل کیلئے سب سے بڑی کرامت شریعت مطہرہ کی مکمل پابندی ہے۔ اس کے علاوہ کبھی ملک وملت پر آزمائش کی گھڑی آئی تو آپؒ نے ذاتی طور پر تسبیح و مصلی کو خیر باد کہہ کر میدان جہاد میں علمی طور پر حصہ لیا۔

جب صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کیلئے ریفرنڈم ہوا تو آپؒ نے صوبہ سرحد کا تفصیلی دورہ کیا اور اپنے مریدین ودیگر لوگوں کو ریفرنڈم کی کامیابی کیلئے منظم فرمایا اور ریفرنڈم کی زبردست کامیابی آپؒ ہی کی مساعی جمیلہ سے ممکن ہوئی۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ۱۹۴۸ء میں جب جہاد کشمیر کا اعلان ہوا تو آپؒ نے اس میں عملی طور پر حصہ لیا، خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بنفس نفیس کشمیر میں تیتری نوٹ کے مقام پر اپنے مریدین کے ہمراہ کفار سے برسرپیکار رہے اور یہ مورچہ آپؒ کی کوشش سے فتح ہوا جو کفار کا سب سے بڑا گڑھ تھا۔ علاوہ ازیں آپؒ نے کشمیر، پنجاب اور سرحد کے کئی تبلیغی دورے فرمائے اور لاتعداد لوگوں کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قاسمیہ میں داخل فرمایا آپؒ تاحیات اپنے مشن کی تکمیل کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے رہے، ۱۹۸۸ء کے اوائل میں آپؒ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور آپؒ کو اسلام آباد لایا گیا اور یہاں پر تقریبا آٹھ ماہ زیر علاج رہے۔ آغاز ستمبر ۱۹۸۸ء میں آپؒ کی طبیعت پاک سنبھلی تو آپؒ واپس موہڑہ شریف لے گئے بیماری کے دوران بھی آپؒ یاد خدا سے لمحہ بھر بھی غافل نہ رہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ مخلوق خدا کو بھی احکام خداوندی اور ارشادات رسول پاک ﷺ اور تعلیمات سلسلہ عالیہ سے فرماتیں اور مخلوق خدا ہر لمحہ انوار وتجلیات اور فیوض و برکات سمیٹ کر جھولیاں بھر بھر کر جارہی تھی۔ نومبر ۱۹۹۳ میں ایک پھر آپؒ کی طبیعت مبارک زیادہ ناساز ہوگئی آپؒ کو علاج کی خاطر ایم ایچ راولپنڈی میں داخل کرادیا گیا۔ آپ کی علالت جملہ مریدین ومتوسلین پر آسمانی بجلی

بن کر گری اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس دار فانی کی تمام مخلوق انسانی نے ہسپتال کا رخ کر لیا ہے۔ مریدین کی دعائیں تھیں کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ کے حضور پیش ہو ہی تھیں۔

بالآخر ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۴ ھ بمطابق ۹ دسمبر ۱۹۹۳ ء بروز جمعرات صبح ساڑے سات بجے آپؒ کا وصال ہوا۔ شمسی اعتبار سے آپؒ کی عمر ۹۲ برس بنتی ہیں اور قمری اعتبار سے ۹۵ برس بنتی ہے۔

آپؒ کے وصال کی خبر ریڈیو، ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ پر نشر ہوتے ہی مخلوق خدا دیوانہ وار عازم موہڑہ شریف ہوئی، اگلے روز ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز آپؒ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق دو لاکھ بندگان خدا نے شرکت کر کے اپنی بخشش کا سامان کیا۔

۔آپؒ کا چہلم مبارک مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۹۴ ء بروز جمعۃ المبارک کو ہوا۔ انتہائی خراب موسم اور برفباری کے باوجود ہزاروں معتقدین نے اپنے محسن اعظم کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کیلئے موہڑہ شریف حاضری دی۔ اس موقع پر تمام خاندان کے متفقہ فیصلے کے مطابق پیر اولیاء بادشاہ فاروق صاحب کو مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف کا سجادہ نشین اور وارث تخت ولایت مقرر کیا گیا اور آپ کی دستار بندی کی گئی۔

خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب المعروف حضرت پیر خان صاحب غریب النواز موہڑویؒ کا وجود مسعود تمام ملت اسلامیہ کے لے بالعموم اور مریدین و معتقدین کے لیے بالخصوص ایک عظیم سرمایہ تھا۔

آج کے اس مادیت پرست دور میں جبکہ انسان بے سکونی کا شکار ہے مادہ پرستی اور ہوس پرستی نے انسان سے اس کا سکھ چھین لیا ہے اور اس ماحول نے انسان کی روح کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ جو اس کی بے اطمینانی کا اصل سبب ہے۔ روح کے سکون کیلئے ایک مرکز ہے جسے موہڑہ شریف کہتے ہیں اس کی بنیاد حضور باباجی خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ نے رکھی اور اس پر آپؒ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ پچاس سال تک جلوہ فگن رہے اور لوگوں کے دلوں کو عشق سے مزین کرتے رہے اور اب ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ سے آپ کے عظیم پوتے پیر اولیاء بادشاہ فاروق سجادہ نشین اعلی مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف تشریف فرما ہیں۔

حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت سے انسان کی شخصیت ہی بدل جاتی تھی، آپ عشق الرسول ﷺ سے حاضر ہونے والے کو پابند شریعت بنا دیتے تھے۔ شرط صرف یہ ہے کہ دل میں جذبہ اور دل تلاش حق کی تڑپ سے آشنا ہونا چاہیے۔ اگر کوئی آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا کہ مجھے کسی اللہ والے کی تلاش ہے پھر وہ ان کیفیتوں سے لطف اندوز ہوتا جن کا اسے تصور بھی نہ ہوتا جو اپنے آپ کو قبلہ عالم کے حوالے کر دیتا اور دل میں خیال کرتا کہ میں اس عظیم روحانی شخصیت کے سامنے صحیح معنوں میں سر تسلیم خم کرتا ہوں تو آپ اپنی شفقت اور نگاہ کرم سے حاضر آمدہ کو ان بلندیوں پر لے جاتے کی نیاز مندان خود اپنی قسمت پر نازاں ہوتے۔ اللہ والوں کو تشہیر کی کیا ضرورت ہے، حضور قبلہ عالم بھی اس سے اجتناب فرماتے تھے لیکن آپؒ کی بارگاہ سے فیضیاب ہوتے تھے یہ خواہش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سر چشمہ فیض سے فیضیاب اور برکات سے مستفید ہوتے رہیں۔

حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ شب بھر اللہ تعالی کے حضور سر بسجود رہتے تھے۔ اور دن بھر اس کے بندوں کی رہنمائی اور روحانی تربیت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ آپؒ کا طریقہ وعظ بھی
انوکھا اور نرالا تھا۔ آپؒ کا متبسم چہرہ مبارک اور آپؒ کی شفیق طبع اتنا بتا دیتی تھی کہ زائر کی منزل کیا ہے۔ حصول منزل کے بعد یہ مرید کا کام ہے کہ وہ سرخروئی کیلئے کہاں تک سفر طے کرتا ہے۔ مخدوم سجاد حسین قریشی مرحوم سابق گورنر پنجاب نے ایک دفعہ سوال ہوا کہ آپ نے حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ میں کیا خاص بات پائی کہ جس بات نے زیادہ متاثر کیا تو گورنر صاحب مرحوم نے جواب دیا۔ ”مجھے اعلی حضرت کی خاموش تقریر نے بہت متاثر کیا“۔ عبادت اور استغراق الٰہیہ کا یہ عالم کہ ساری رات یاد الٰہی میں گزرتی اور دن طالبان حق کی تربیت میں گزرتا۔

آپؒ کے چہرہ اقدس کے انوار سے حاضرین متاثر و مطیع ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپؒ کے والد گرامی حضور غوث زماں بابا جی خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑوی فرمایا کرتے تھے کہ صبح کی تین قسم کی ہوتی ہے۔

۱ صبح کاذب،

۲ صبح صادق،

۳ صبح عشاق

صبح عشاق غروب آفتاب سے شروع ہو کر صبح صادق تک ہوتی ہے۔ خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات بھی یہی تھے۔ جو حضرت موہڑہ شریف میں آپؒ کے دور میں حاضری دے چکے ہیں یا قبلہ عالم کے مریدوں میں شامل ہیں وہ جانتے ہیں کہ عام انسان آپ کے رخ مبارک کو دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتا تھا۔ آپؒ کا چہرہ انوار اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اتنا پرنور تھا کہ دیکھتے ہی آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔

ایک دفعہ امریکہ سے نومسلموں کی ایک جماعت تحقیقات تصوف کی غرض سے آپؒ کے حضور حاضر ہوئی۔ یہ لوگ سکون قلب کی تلاش میں ملک ملک کی خاک چھان چکے تھے۔ موہڑہ شریف میں خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ درس و ہدایت میں بیٹھتے ہی ان کی دنیا بدل گئی۔ آگہی کا وہ اضطراب جو انہیں ملک ملک گھومنے اور کسی مرد حق کی جستجو پر مجبور کر رہا تھا آناً فاناً سکون و طمانیت سے آشنا ہوا۔ یہ لوگ بے حد متاثر ہوئے اور اس جماعت کے سربراہ نے حاضری کے بارے میں اپنی ایک خودنوشت میں لکھا کہ "اگرچہ برصغیر کے بہت سے علاقوں میں ہم لوگ گئے۔ کئی بزرگ اور پرہیزگار اصحاب سے ملاقاتیں ہوئیں، مگر جو سکون اور روحانی شادابی ہمیں موہڑہ شریف میں حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب کے آستانہ پر میسر ہوئی اس کا پہلا اثر یہ ہوا کی میں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ آپؒ کے ہاتھ چوم لئے۔

خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو دینی و روحانی علوم کا بہت تجربہ تھا۔ رشد و ہدایت لمحوں میں حاضرین ان کی تشریحات سن سن کر حیران ہو جاتے۔ آپؒ مسلسل ۵۰ سال موہڑہ شریف تبلیغ کی شمع فروزاں کرتے رہے۔ آپ لوگوں پر زور دیتے رہتے کہ وہ اسلامی شعائر کو خود بخود اپنائیں جس طرح وہ زندگی کے دوسرے مقاصد کے حصول کیلئے خود بخود سوچتے اور جدوجہد کرتے اور تدابیر کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے خدا اور رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہونے کے لیے اسلامی نظام کے لیے بھی سوچیں، تدابیر کریں اور ان پر عمل کریں اور اس کے لیے جدوجہد کریں کیونکہ ایک مسلمان کی زندگی کا سب سے عظیم مقصد اور نصب العین یہی ہے اور ہونا چاہئے کہ وہ خدا کے پسندیدہ دین اسلام کے احیاء کیلئے بہترین صلاحیتیں وقف کرے اور اپنی ذات اور ماحول کو پہلے متاثر اور متغیر کر کے دوسروں کے سامنے عملی مثال پیش کرتا ہے

آپؒ ایک جید عالم دین تھے اور ادق سے ادق فقہی مسائل کو بڑے مربوط مفاہیم کے ساتھ بیان فرما کر تشنگان علوم دینی اور روحانی کی پیاس بجھاتے۔ حضرت صاحب اسلام کی ہر تحریک کے حامی اور موید تھے۔ آپؒ مجاہدانہ اور غازیانہ زندگی کے داعی تھے اور ہزاروں لوگ جو کسی مرد حق آگاہ کی تلاش میں رہتے آپؒ کے دست حق شناس پر بیعت ہو کر اپنے جذبہ ایمانی کو تسکین مہیا کرتے۔ اتباع رسول ﷺ آپؒ کی زندگی کا حاصل تھا اور مریدوں کو بھی اس بات (شریعت) کا پابند رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔

آپؒ ایک جید عالم دین ولی کامل ہونے کے علاوہ شمشیر زن مجاہد بھی تھے۔ جہاد کشمیر کے دوران تیتری نوٹ کے محاذ پر بہ نفس نفیس شرکت فرمائی۔ یہاں مجاہدوں کو فتح حاصل ہوئی جس پر آپ کو ''غازی کشمیر'' کا لقب دیا گیا۔

خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب غریب النواز موہڑویؒ گویا نبی اکرم ﷺ کی سنت کے صحیح معنوں میں امین اور علمبردار تھے۔ زاہد و عابد ہونے کے ساتھ ساتھ آپؒ کو جہاد میں شریک ہو کر لڑنے کی صورت میں حضور پاک ﷺ کی سنت کی پیروی کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ آپؒ پروقار شخصیت کے مالک تھے، سفید ریش مبارک آپؒ کی وجاہت اور دل پذیر شخصیت کو اور نمایاں کرتی تھی۔

انتہائی نرم لہجے میں گفتگو فرمانے والے میرے ممدوح عام طور پر سفید لباس زیب تن کرتے تھے اور سر مبارک پر سبز دستار مبارک بالکل سنت کے بہترین طریقے کے مطابق ہوتی تھی گویا آپؒ کا ہر قدم سنت مصطفیٰ ﷺ پر اٹھتا تھا اور یہ پیروی سنت کا بہترین نمونہ تھا۔ حضور غوث باباجی خواجہ محمد قاسم سرکار موہڑویؒ نے خواجہ پیر محمد زاہد صاحب غریب النواز موہڑیؒ کی تربیت نہایت پاکیزہ اور روحانی ماحول میں فرمائی۔ حضور غوث موہڑوی آپؒ پر کمال شفقت فرماتے تھے اور آپؒ کو خواجہ پیر محمد زاہد خان سے بڑی محبت تھی کیونکہ آپؒ شروع ہی سے نہایت پاکباز اور روحانیت سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔

حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے کی تربیت اسلام کی صحیح روایات کے مطابق فرمائی۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے زانوئے تلمذ بھی اپنے والد گرامی حضور غوث زماں کے سامنے طے کیے۔ لڑکپن کی عمر تک آپؒ نے تمام مروجہ علوم اور روحانیت کے مدارج، آداب طریقت حاصل کر لئے تھے۔ روحانی منزلوں کو مقررہ وقت سے پہلے طے کر لیا اور حضور باباجیؒ کی زندگی میں ہی معتقدین کی توجہ کا مرکز بن گئے تھے۔

خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب المعروف حضرت پیر خان رحمتہ اللہ علیہ کو بڑے کٹھن روحانی مراحل سے گزرنا پڑا جن سے آپؒ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ جب آپؒ تمام منازل طے کر چکے تو حضور بابا جی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اب کوئی آزمائش آپؒ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی تو یہ پیشین گوئی فرمائی کہ میرا یہ صاحبزادہ روحانیت کا بلند ترین مقام حاصل کرے گا۔

وصال مبارک

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو وصال فرمایا۔ بمطابق ۲۵ جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ بروز جمعۃ المبارک۔
آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ حکیم فضل کریم قاسمی سرگودھا والوں نے بڑھائی۔
آپ کے تین صاحبزادے ہیں پیر آفتاب احمد قاسمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر کیومرث بادشاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور الحاج حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق دامت برکاتہم القدسیہ [1]

---

[1] از شاہ فخر الفقر موہڑوی و ماہنامہ انوارِ موہڑہ شریف

سجادہ نشین دوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت **پیر اولیاءبادشاہ فاروق** دامت برکاتہم القدسیہ

حضرت پیر اولیاءبادشاہ فاروق دامت برکاتہم القدسیہ خانقاہِ رشدوہدایت موہڑہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین اعلیٰ اور سلسلہِ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قاسمیہ زاہدیہ کے سجادہ نشین دوم ہیں۔

آپ حضرت خواجہ غریب النواز موہڑوی پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔

آپ کی پیدائش حضوبابا جی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک زمانہ میں ہوئی۔حضور بابا جی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک سے آپ کو گھٹی دی، آپ کے کانوں میں آذان دی اور آپ کا نام **اولیاء بادشاہ** رکھا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اول دن سے ہی آپ کی تعلیم وتربیت آغوشِ ولایت میں ہوئی اور آپ نے اپنے دادا جی اور بعدمین والدِ گرامی رحمتہ اللہ علیہما کے زیرِ سایہ تعلیم وتربیت کی منازل طے کیں۔

آپ اپنے والدِ محترم حضرت پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کی وفات مبارکہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اس دن سے لے کر تا حال عرصہ ۲۲ سال سے بلا تعطل تمام تر خانقاہی نظام، معاملاتِ سلسلہِ طریقت، اصلاحِ مریدین، دعوت وتبلیغ، تعمیرِ مساجد ومدارس، عرس وتقریبات دیگر کا انعقاد، سلسلہ بیعت و خلافت اور اندرن وبیرونِ ملک میں قائم خلفاءعظام کے حلقہءہائے ذکر کی نگرنی فرما رہے ہیں۔

آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے گھر سے ہی حاصل کی حاجی سائیں رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ اور صوفی عزیز احمد قاسمی رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کی تعلیم کے لیئے مقرر کیا گیا۔ بعد ازاں آپ کو کھنی تاک پرائمری سکول میں داخل ہوئے۔ پرائمری سکول کی تکمیل کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول مری میں داخلہ لیا۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد رفیق رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا موصوف رحمتہ اللہ علیہ حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اور بلند پایہ عالمِ دین تھے۔

اس کے بعد آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول دینہ ضلع جہلم کی طرف رجوع فرمایا او میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ دینی تعلیم کے لئے لاہور میں شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے۔ مزید علمی پیاس بجھانے کے لیئے جامعہ رضویہ لائکپور کی جانب عازمِ سفر ہوئے اور محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل سردار احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔

آپ کی حیات مبارکہ کا مختصر خاکہ کچھ اس طرح ہے۔

اساتذۂ کرام:۔۔۔۔

(آپ کے چند اساتذۂ کرام مندرجہ ذیل ہیں جن سے آپ نے دینی اور دنیوی علوم میں اکتسابِ فیض کیا۔)

۱ مولوی الف الٰہی رحمتہ اللہ علیہ

۲ مولانا سید رفیق کشمیری رحمتہ اللہ علیہ

۳ ہیڈ ماسٹر محمد یزدانی رحمتہ اللہ علیہ

۴ ہیڈ ماسٹر نور الحسن رحمتہ اللہ علیہ

۵ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۶ مولانا ابوالفضل سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ محدثِ اعظم پاکستان

۷ شیخ محمد یعقوب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

۸ شیخ مبارک بن سیف الناخی رحمتہ اللہ علیہ

۹ شیخ عبداللہ استاذ کامل رحمتہ اللہ علیہ

۱۰ شیخ عبداللہ علی المحمود رحمتہ اللہ علیہ

تعلیمی مکاتب:۔۔۔۔

(وہ تعلیمی ادارے جہاں سے آپ نے طویل یا مختصر مدت کے لیئے دینی و دینوی علوم کے موتی سمیٹے۔)

۱ گورنمنٹ پرائمری سکول کھنی تاک مری

۲ گورنمنٹ ہائی سکول مری

۳ گورنمنٹ ہائی سکول دینہ جہلم

۴ جامعہ اشرفیہ لاہور

۵ جامعہ رضویہ لائل پور فیصل آباد

۶ جامعۃ الازہر قاہرہ اسلامی جمہوریہ مصر

مردانِ خدا کے آستانوں اور خانقاہوں کے دورے

۱ مزاراتِ مقدسہ حضرات انبیاء کرام وحضرات صحابہ کرام واہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین سعودیہ

۲ مزاراتِ مقدسہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وحضرات صحابہ کرام واہلِ بیت اطہار عراق

۳ مزاراتِ مقدسہ حضرات انبیاء کرام وحضرات صحابہ کرام واہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین یمن

۴ مزارِ اقدس حضرت سیدنا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سلطنتِ اسلامیہ یمن

۵ مزارِ اقدس حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ استنبول عثمانیہ ترکی

۶ آبائی بستیءِ مبارکہ حضرت شاہ مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۷ مزارِ اقدس حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اسلامی جمہوریہ افغانستان

۸ مزارِ اقدس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اسلامی جمہوریہ عراق

تبلیغی دورہٴ جات

آپ مدظلہ العالی نے خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت برطانیہ میں جمعیت نصرت الاسلام العالمی کی بنیاد رکھی اور تبلیغ دین کا آغاز فرمایا۔ابتدائی ایام میں ہی ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جس کا نام برونڈش تبدیل کر کے محمد خالد رکھا گیا۔اس کے علاوہ آپ نے ہسپانیہ اندلس (سپین) کا دورہ فرمایا اور تین دن خود ہی اموی اسلامی خلافت کے فنِ تعمیر کی شاہکار مسجدِ قرطبہ میں آذان دی اور نماز ادا کی بعد ازیں الحمرء پیلس میں اسلامی اسلامی فن کاری کے باقی ماندہ نقوش دیکھے۔

اس کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل مالک کے دورہ جات فرمائے اور سلسلہءعالیہ سے وابستہ احباب ِطریقت اور دیگر لاتعداد لوگوں کے قلوب و اذہان کو ذکر اللہ سے منور فرمایا۔

۱	اردن	۲	شام	۳	عراق	۴	ترکی
۵	افغانستان	۶	متحدہ عرب امارات	۷	السعودیہ العربیہ	۸	یمن
۹	سپین	۱۰	برطانیہ	۱۱	فرانس	۱۲	جرمنی
۱۳	ہالینڈ						

ے ازشاہ فخر الفقر موہڑوی و ماہنامہ انوارِ موہڑہ شریف

﴿۴﴾ ولیٔ عہد صاحبزادہ پیر احمد فاروق زاہد مدظلہ العالی

آپ حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشینِ اعلیٰ مرکزی دربارِ عالیہ موہڑہ شریف کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء کو ہوئی۔ آپ کا نام احمد فاروق اور تخلص زاہد ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم وقار النساء سکول راولپنڈی سے حاصل کی۔ مڈل کی تعلیم کینٹ پبلک سکول ایبٹ آباد سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان سینٹ پال پبلک سکول راولپنڈی سے پاس کیا۔ ایف ایس سی اور بی ایس سی کی تعلیم گورنمنٹ ڈگری کالج ایچ-۹ اسلام آباد سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیئے برطانیہ کا سفر کیا اور کلیٹن یونیورسٹی لندن سے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ساتھ ڈپلومہ ان اسلامک اینڈ عریبک ٹیچر بھی حاصل کیا۔ ۱۹۷۵ء میں اپنے دادا حضور پیر محمد زہد خان رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ شفقت پر بیعت کی۔ اور تا حال اپنے والدِ گرامی کے ہمراہ تبلیغِ دین کے اہم فرائض انجام دے رہے ہیں۔ الفاروق اسلامک اکیڈیمی اور الزاہد فری ہاسپتال سمیت متعدد دینی مدارس ورفاعی ادارے عوام الناس کے فائدے کے لیئے فی سبیل اللہ چلا رہے ہیں۔ ساتھ اندرون و بیرونِ ملک خلفاء دربار کے قائم کردہ حلقہ ہائے ذکر کی سرپرستی و نگرانی فرما رہے ہیں۔

آپ نہایت حلیم الطبع، نرم مزاج اور خوش گفتار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عالی ظرف اور مربی و مشفق معلم بھی ہیں۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را [۱]

---

[۱] از شاہ فخر الفقر موہڑوی و ماہنامہ انوارِ موہڑہ شریف

فصل دوم: آپ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد کے بارے میں مختصر تعارف

حضور خواجہ محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے تین ازواج سے سات فرزند عطا فرمائے تھے۔جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔۔۔۔آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پہلی زوجہ محترہ رحمتہ اللہ علیہا مقامی تھیں جن کے بطن سے آپؒ کے دو فرزند پیر نظیر احمد رحمتہ اللہ علیہ اور پیر نصیر الدین ثانی رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔

دوسری زوجہ محترمہ جو قبیلہ جدون سے تعلق رکھتی تھیں اور حولیاں کے رئیس خان جمال خان صاحب کی صاحبزادی تھیں ان سے خداوندِ قدوس نے تین فرزند عطا فرمائے بڑے فرزند حضرت خواجہ محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ان سے چھوٹے فرزند حضرت شاہ بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ دس برس کی عمر میں انتقال فرما گئے تھے۔ان سے چھوٹے فرزند حضرت فرزند حضرت پیر محمد محراب خان رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

تیسری زوجہ محترمہ سے دو فرزند عطا ہوئے پیر محمد دراب خان رحمتہ اللہ علیہ حضرت سلطان لہراسب خان رحمتہ اللہ علیہ ۔

﴿۱﴾ حضرت پیر نظیر احمد رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔آستانہ عالیہ شریف کی تاریخ میں آپؒ کا ایک منفرد مقام تھا۔آپؒ نے اپنے والد گرامی قدر غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑیؒ کی حیات طیبہ میں ہی اپنا سلسلہ ''نسبت رسولی'' کے نام سے قائم کیا۔جس کے بانی کی حیثیت سے آپؒ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔لاتعداد مخلوق خدا کو اس طریقت نسبت رسولی پر گامزن کرنے کے بعد بالآخر ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ بمطابق ۲۷ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کو جمعتہ المبارک کے دن ۸۰ سال کی عمر میں آپؒ کا وصال ہوا۔آپؒ کا مزار حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ کے روضہ اقدس کے قریب جنوب میں مرجع خلائق ہیے۔حضرت پیر مبارک خان صاحبؒ، حضرت پیر گل بادشاہؒ اور حضرت پیر ہارون الرشید صاحب مدظلہ العالی

آپؒ کے تین فرزندارجمند ہیں

﴿۲﴾ حضرت پیر نصیر الدین المشہور پیر ثانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند تھے۔ جنہیں دنیا پیر ثانی صاحب کے نام سے جانتی ہے۔ حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ کی خدمت میں آپؒ ہمیشہ پیش پیش رہے اور حضور بابا جی رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کے آخری ایام میں ہر وقت آپؒ کے پاس رہتے حتی کہ حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ کے وصال کی خبر دینے والے نووارد جب دربار شریف میں حاضر ہوا تو سب سے پہلے آپؒ ہی سے مخاطب ہوا اور بتایا کہ مجھے غوث اعظم حضرت شیخ سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی وحضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبندؒ نے بھیجا ہے تو مذکورہ نووارد نے آپؒ کو حضور بابا جی صاحبؒ کے مزار مقدس کی جگہ اور تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات سے آگاہ کیا۔ حضرت پیر نصیر الدین المعرف پیر ثانی سرکار اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد لاہور میں کافی عرصہ مقیم رہے اور ہزاروں کی تعداد میں تشنگان علم وعرفان کو فیض یاب فرمایا موسم گرما میں آپؒ ہر سال دربار عالیہ موہڑہ شریف تشریف لاتے اور اپنے والد گرامی کا عرس مبارک منعقد فرماتے۔ آپؒ کی عظمت کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپؒ کا وصال سالانہ عرس مبارک کے موقع پر جون ۱۹۷۰ میں ہوا اور آپؒ کی مرقد مبارک حضرت غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق سرکار موہڑویؒ کے بائیں پہلو میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپؒ کے صاحبزادگان میں حضرت پیر شاہ جہان نوریؒ ''مستجاب الدعوات'' شخصیت تھے جن کا وصال ۱۹۷۵ میں لاہور میں ہوا اور وہیں آپ کا مزار اقدس ہے آپ کی مسند دعوت وارشاد پر آپؒ کے فرزند ارجمند حضرت پیر جمشید بخت رحمتہ اللہ علیہ متمکن رہے، حضرت پیر نصیر الدین المعرف پیر ثانی صاحب کے دیگر صاحبزادگان (پیر نوشیروان عادل، پیر حضرت قاسم، پیر محمد بابر اور پیر شمشیر) بھی اپنے اسلاف کی تعلیمات مقدسہ کی اشاعت و ترویج میں سرگرم عمل ہیں۔

﴿۳﴾ حضرت پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا مفصل سوانحی خاکہ سجادہ نشین اول کی فصل میں موجود ہے۔ الخ

﴿۴﴾ پیر محمد محراب خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ساری زندگی اپنے برادرِ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ رہے۔ اور خانقاہی معاملات میں دستِ راست کی حیثیت سے شریک رہے۔ آپ کی طبع مبارک میں سادگی کا غلبہ تھا۔ بحیثیتِ خادم دربار عالیہ کی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے ایک فرزند شہزادہ شاہ محمود ہیں۔ حضرت پیر محراب خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۱۹۸۰ء میں ہوا۔

﴿۵﴾ پیر محمد دراب خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سادگی کی حامل شخصیت تھے۔ جوانی کے عالم میں جہادِ کشمیر میں عملاً شامل ہوئے۔ زندگی کا بیشتر حصہ حیدرآباد سندھ میں گزارا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چار فرزند ہیں۔ صاحبزادہ ظفر پرویز، صاحبزادہ فیض سلطان، صاحبزادہ محمد خالد اور صاحبزادہ محمد ناصر ہیں۔ آپ نے ۱۹۹۵ء میں وصال فرمایا۔

﴿۶﴾ پیر محمد سلطان لہراسب خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ آپ ایک بلند پایہ صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جید عالمِ دین بھی تھے۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپ نے ۱۹۵۸ء میں وصال فرمایا۔ [۱]

---

[۱] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

حضوبا با جی خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور خلفائے عظام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

حضور بابا جی رحمتہ اللہ علیہ سے ان گنت مخلوقِ خدا نے فیض پایا۔آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں (ایک روایت ک ءمطابق ۲۸ لاکھ سے زائد) اور خلفاءعظام کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ان میں سے مشہور ۱۰۰۱ مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔۔۔۔

نمبر شمار	نام	مقام
۱	خواجہ محمد بخش لکھن رحمتہ اللہ علیہ	رنگیل پور شریف لاہور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲	حضرت حافظ عبدالرحیم نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	رنگیل پور شریف لاہور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۳	سید نور حسن المشہو رسخی بادشاہ رحمتہ اللہ علیہ	وسن پورہ لاہور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۴	خواجہ محمد شرف الدین شرفی رحمتہ اللہ علیہ	یف نوشہرہ ورکاں اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵	حضرت پیر سید امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ	بھنگالی شریف گوجر خان اسلامی جمہوریہ پاکستان
۶	پیر سید عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ	بھنگالی شریف گوجر خان اسلامی جمہوریہ پاکستان
۷	حضرت پیر معراج دین رحمتہ اللہ علیہ	کوٹلی ستیاں راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸	حضرت پیر سید ولایت شاہ ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ	چونترہ راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹	حضرت پیر کرم الٰہی رحمتہ اللہ علیہ	وارث خان راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۰	حضرت سائیں پیر بخش رحمتہ اللہ علیہ	وارث خان مری راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۱	حضرت مولانا شاہ نواز رحمتہ اللہ علیہ	گنگولہ شریف راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۲	حضرت پیر سید منور شاہ رحمتہ اللہ علیہ	چک بیلی خان راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۳	حضرت خلیفہ محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ	سواں کیمپ راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴	حضرت حافظ محمد نبی رحمتہ اللہ علیہ	بنی حافظ شریف راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۵	سائیں نظام الدین علوی رحمتہ اللہ علیہ	مری ضلع راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۶	سائیں بگا خان رحمتہ اللہ علیہ	کھینگر خورد راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۷	حضرت پیر فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ	ایبٹ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۸	حضرت پیر مولوی وارث علی رحمتہ اللہ علیہ	سینوہ مری راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۹	حضرت پیر قائم صاحب رحمتہ اللہ علیہ	کیری مری راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۰	حضرت پیر امیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ	سیلا چھتر شریف راولپنڈی اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۱	حضرت پیر عنایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ	رجوعیہ شریف حویلیاں اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۲	حضرت پیر محمد شاہ طوری باباجی رحمتہ اللہ علیہ	طوری شریف ایبٹ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۳	حضرت پیر عبدالوہاب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ	طوری ایبٹ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۴	حضرت پیر قائم دین رحمتہ اللہ علیہ	پھلکوٹ شریف ایبٹ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۵	حضرت پیر سکندر رحمتہ اللہ علیہ	دیسال شریف ایبٹ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۶	حضرت پیر سید رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ	نوردی ہزارہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۷	حضرت پیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ	مکڑ ہار شنکیاری مانسہرہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۸	حضرت پیر عبدالرحیم باغدروی رحمتہ اللہ علیہ	سالک آباد شریف اٹک اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲۹	حضرت پیر مفتی شفیق الرحمٰن نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	اٹک اسلامی جمہوریہ پاکستان
۳۰	حضرت پیر خواجہ امیر عالم رحمتہ اللہ علیہ	حضرو اٹک اسلامی جمہوریہ پاکستان
۳۱	حضرت پیر غلام محی الدین غزنوی رحمتہ اللہ علیہ	نیریاں شریف پونچھ ریاست جموں کشمیر
۳۲	حضرت پیر محمد دراب خان المشہور پیر ثانی رحمتہ اللہ علیہ	نیریاں شریف پونچھ ریاست جموں کشمیر
۳۳	حضرت پیر محمد ابراہیم افغانی رحمتہ اللہ علیہ	نیریاں شریف پونچھ ریاست جموں کشمیر

۳۴	حضرت پیر فتح دین قلندر رحمتہ اللہ علیہ	دوان شریف پونچھ ریاست جموں کشمیر
۳۵	حضرت پیر سائیں اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ	تنڈر شریف ریاست جموں کشمیر
۳۶	حضرت پیر فضل الرحمٰن شیر قاسمی رحمتہ اللہ علیہ	تنڈر شریف ریاست جموں کشمیر
۳۷	حضرت پیر راج محمد رحمتہ اللہ علیہ	سنگھوٹ میرپور ریاست جموں کشمیر
۳۸	حضرت پیر شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ	لنگر پور شریف اسلامی جمہوریہ پاکستان
۳۹	حضرت پیر مولانا عبدالرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ	پھلیاں پلندری سدھنوتی ریاست جموں کشمیر
۴۰	حضرت پیر خلیفہ الف دین رحمتہ اللہ علیہ	کوٹلی ریاست جموں کشمیر
۴۱	حضرت پیر سائیں عطا محمد رحمتہ اللہ علیہ	پنتھل پلندری ریاست جموں کشمیر
۴۲	حضرت پیر شیخ الحدیث سید رفیق کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ	چکار مظفرآباد ریاست جموں کشمیر
۴۳	حضرت پیر غلام محمد ملکانی رحمتہ اللہ علیہ	دادو سندھ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۴۴	حضرت پیر سائیں ولی داد رحمتہ اللہ علیہ	راجوری ریاست جموں کشمیر
۴۵	حضرت پیر سائین بودھے میاں رحمتہ اللہ علیہ	کشتواڑ ریاست جموں کشمیر
۴۶	حضرت پیر مولوی فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ	چندوسا شریف اوڑی ریاست جموں کشمیر
۴۷	حضرت پیر سید مقصود علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ	کوٹ گلہ تلہ گنگ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۴۸	حضرت پیر سید امیر حسین شاہ ترمذی بخاری رحمتہ اللہ علیہ	ہڑپہ ساہیوال اسلامی جمہوریہ پاکستان
۴۹	حضرت پیر خلیفہ قربان حسین رحمتہ اللہ علیہ	ملتان اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۰	حضرت پیر حاجی ملنگ بابا ہندی رحمتہ اللہ علیہ	مزارِ اقدس خانیوال اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۱	حضرت پیر بابا غلام یٰسین رحمتہ اللہ علیہ	خانیوال اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۲	حضرت پیر صوفی عزیز احمد قاسمی رحمتہ اللہ علیہ	فیصل آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۳	حضرت پیر محمد عبدالرحمٰن المعروف فقیر بابا رحمتہ اللہ علیہ	فیصل آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۴	حضرت پیر سید مزمل شاہ رحمتہ اللہ علیہ	چک نمبر ۴۷ سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان

۵۵	حضرت پیر قاضی عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ	جھاوریاں سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۶	حضرت پیر حکیم فیض بخش رحمتہ اللہ علیہ	جھاوریاں سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۷	حضرت پیر حکیم فضل کریم قاسمی رحمتہ اللہ علیہ	چک نمبر ۱۵ سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۸	حضرت پیر صوفی محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ	شاہ پور سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان
۵۹	حضرت پیر سائیں رکن الدین قاسمی رحمتہ اللہ علیہ	سرگودھا اسلامی جمہوریہ پاکستان
۶۰	حضرت پیر غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ	کھیوڑہ ضلع خوشاب اسلامی جمہوریہ پاکستان
۶۱	حضرت پیر فقیر محمد ریواڑی انڈیا والے رحمتہ اللہ علیہ	شجاع آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۶۲	حضرت پیر خلیفہ عبدالمجید رحمتہ اللہ علیہ	رام پور جمہوریہ ہندوستان
۶۳	حضرت پیر مولوی شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ	امرتسر جمہوریہ ہندوستان
۶۴	حضرت پیر خلیفہ محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ	امرتسر جمہوریہ ہندوستان
۶۵	حضرت پیر مولانا امیر محمد رحمتہ اللہ علیہ	امرتسر جمہوریہ ہندوستان
۶۶	حضرت پیر مولانا اسلام الدین رحمتہ اللہ علیہ	امرتسر جمہوریہ ہندوستان
۶۷	حضرت پیر دادا میاں رحمتہ اللہ علیہ	جم کھنڈی بریلی جمہوریہ ہندوستان
۶۸	حضرت پیر مولانا زمان شاہ رامپوری رحمتہ اللہ علیہ	رام پور جمہوریہ ہندوستان
۶۹	حضرت پیر عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ	کالکا شریف جمہوریہ ہندوستان
۷۰	حضرت پیر حکیم غلام نبی رحمتہ اللہ علیہ	بمبئی جمہوریہ ہندوستان
۷۱	حضرت پیر عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ	بانس بریلی جمہوریہ ہندوستان
۷۲	حضرت پیر مولانا فیض اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ	فیض آباد اترپردیش جمہوریہ ہندوستان
۷۳	حضرت پیر مولانا گل محمد رحمتہ اللہ علیہ	کپواڑہ ریاست جموں کشمیر
۷۴	حضرت پیر سید ولائیت شاہ رحمتہ اللہ علیہ	پونچھ ریاست جموں کشمیر
۷۵	حضرت پیر مولانا میاں حیات محمد رحمتہ اللہ علیہ	جموں ریاست جموں کشمیر

۷۶	حضرت پیر مولانا عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ	پٹھان کوٹ جمہوریہ ہندوستان
۷۷	حضرت پیر سید حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ	کپورتھلہ ریاست جموں کشمیر
۷۸	حضرت پیر غلام مصطفیٰ صبغت ایرانی رحمتہ اللہ علیہ	سکھر سندھ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۷۹	حضرت پیر سائیں محمد علی رئیس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	ٹنڈو اللہ یار سندھ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۰	حضرت پیر سید اکبر شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ	پشاور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۱	حضرت پیر مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ	جمرود پشاور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۲	حضرت پیر محمد گل مبارک رحمتہ اللہ علیہ	لنڈی کوتل پختونخواہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۳	حضرت پیر عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ	پشاور اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۳	حضرت پیر سید ولائیت شاہ رحمتہ اللہ علیہ	جہلم اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۴	حضرت پیر سید غوث محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ	جہلم اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۵	حضرت پیر صوفی محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ	جہلم اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۶	حضرت پیر امیر احمد بوڑار رحمتہ اللہ علیہ	دینہ جہلم اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۷	حضرت پیر فیروز الدین رحمتہ اللہ علیہ	ورینہ گجرات اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۸	حضرت پیر غلام سرور مجددی رحمتہ اللہ علیہ	باؤلی گجرت اسلامی جمہوریہ پاکستان
۸۹	حضرت پیر سائیں اللہ ودھایا رحمتہ اللہ علیہ	باؤلی گجرت اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۰	حضرت پیر بابا چراغ الدین رحمتہ اللہ علیہ	سرائے عالم گیر گجرات اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۱	حضرت پیر سید میراں شاہ رحمتہ اللہ علیہ	کنارہ گجرات اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۲	حضرت پیر سید الف شاہ رحمتہ اللہ علیہ	کھاریاں گجرات اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۳	حضرت پیر سائیں فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ	گجرت اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۴	حضرت پیر سید علی اکبر شاہ رحمتہ اللہ علیہ	ڈھنگوال شریف اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۵	حضرت پیر صوفی نور محمد رحمتہ اللہ علیہ	سانسی گوجرانوالہ اسلامی جمہوریہ پاکستان

۹۶	حضرت پیر محمد اشرف قاسمی رحمتہ اللہ علیہ	حافظ آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۷	حضرت پیر عبدالرشید جالندھری رحمتہ اللہ علیہ	قاسم آباد دکمالیہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۸	حضرت پیر محمد سماعیل خیل رحمتہ اللہ علیہ	کوہاٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۹۹	حضرت پیر محمد غازی بابا رحمتہ اللہ علیہ	کوہاٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۰۰	حضرت خواجہ زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ	گھمگول شریف کوہاٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان

[۱]

---

[۱] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

حضور باباجی رحمتہ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ آسمانِ تصوف کے چند درخشندہ ستارے

☆ حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ

(لکھن شریف لاہور)

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا آبائی وطن امرتسر متحدہ ہندوستان تھا۔ آپ کے آباءاجداد نے برطانوی ہندی سامراج اور سکھوں کے ظلم ستم سے تنگ آکر لاہور میں پناہ لی اور اسی کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ ۲۳ نومبر ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں والدہِ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔

والدِ گرامی کے ہمراہ تجارت وروزگار کے لیئے راولپنڈی آگئے۔ ایک روز راولپنڈی سے کسی آڑھتی کا مال لے کر براستہ کوہالہ مظفر آباد جارہے تھے کہ راستے میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے ایک قافلہ جاتے دیکھا۔ دریافت فرمانے پر معلوم ہوا کہ یہ قافلہ حضرت خواجہ محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جو اپنے مرشدِ کامل کی دربار میں کہیاں شریف جارہے ہیں۔ آپ نے اسی دورہ مین شرکت کی بعدازاں کہیاں شریف سے واپسی پر بیعت کی اور دستارِ خلافت سے نوازے گئے۔

آپ نے لکھن شریف لاہور ہی کو آستانہءرشد وہدایت بنا کر مخلوق کی راہنمائی وتربیت کی۔ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو وصال فرمایا۔ [۱]

☆ پیر سید امام علی شاہ ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

(بھنگالی شریف گوجرخان)

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سنِ ولادت معلوم نہ ہوسکا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے حضور خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے فیضانِ خلافت واجازتِ بیعت ۱۸۹۵ء میں حاصل ہوئی اسی دن سے آپ نے عرس

۱۔ بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

مبارک منانا شروع کیا اور تقریباً ۸۰ سال تک باقاعدگی سے مناتے رہے۔ آپ کی تربیتِ و شفقت سے بھنگالی شریف ہزاروں طالبانِ حق کا مرکزِ رشد و ہدایت بنا۔ آپ نے ۷ نومبر ۱۹۵۸ء کو وصال فرمایا۔[۱]

☆ حضرت پیر غلام محی الدین غزنوی نیروی رحمتہ اللہ علیہ

(نیریاں شریف پونچھ جموں کشمیر)

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۹۰۲ء میں مملکتِ اسلامیہ افغانستان کے مشہور شہر غزنی کے قصبہ مہلن میں پیدا ہوئے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ غزنی شہر صدیوں سے تاریخ اسلامی میں صوفیاء کرام، فقہاء عظام، بلند پایہ علمائے حق اور جہانگیر سلطنتِ اسلامیہ کے حکمرانون کا مرکز رہا ہے۔

تجارت آپ کا خاندانی پیشہ تھا۔ آپ بھی اسی سلسلہ میں ہندوستان سے ہوتے ہوئے مہاراجہ پرتاب سنگھ ڈوگرہ کے عہد میں ریاستِ جموں کشمیر کے علاقہ پونچھ میں تشریف لائے اور تراڑکھل بازار کو اپنا تجارتی مرکز بنایا۔

وادیءِ کشمیر سے حضرت بابا جی محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ کے مریدین کا قافلہ عرس پر جا رہا تھا۔ آپ نے دربار کے لنگر کے لئے چند روپے بطور نذرانہ اس قافلے کے سالار کو دیے۔ انھوں نے جب دربارِ عالیہ پر بابا جی رحمتہ اللہ علیہ کو وہ نذرانہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا ان افغانی بچوں سے کہنا کہ خواجہ محمد قاسم کہہ رہے تھے مجھے تمھارے نذرانے کی ضرورت نہیں تمہارے یہاں آنے کی ضرورت ہے۔

پیغام ملنے پر آپ اپنے بھائی محمد دراب خان اور قریبی عزیز محمد ابراہیم خان کے ساتھ دربار حاضر ہوئے اور شرفِ بیعت حاصل کیا۔ ساتھ تجارت میں کامیابی کی دعا کی درخواست بھی کی۔

جب بیعت کے بعد واپس تراڑکھل پہنچے تو ہر روز تجارت میں خسارہ ہونا شروع ہو گیا۔ نقصان کی وجہ سے واپس افغانستان کا رخ کیا اور آخری بار پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضری دینے کی نیت سے حاضر ہوئے کے اللہ جانے پھر کب کشمیر آنا نصیب ہو گا۔ دربار پر بابا جی رحمتہ اللہ علیہ نے لنگر پران کی ڈیوٹی لگا دی پھر مسلسل مشقت و مجاہدہ کے بعد آپ کو ۱۹۲۶ء میں خلافت عطا فرمائی اور حضرت پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کے ہمرا

---

[۱] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

نیریاں شریف روانہ فرمایا۔

آپ نے مسلسل ۵۰ سال مخلوق کی راہنمائی کی۔ اور مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۵ء کو وصال فرمایا۔ آج نیریاں شریف عالم، اسلام کا ایک بین الاقوامی مرکز ہے جہاں پیر علاؤالدین صدیقی مدظلہ اور آپ کے برادران محی الاسلام اسلامی یونیوسٹی سمیت متعدد مما لک میں دینی مراکز اور نور ٹی وی سے دینِ اسلام کی خدمت میں کوشاں ہیں۔ [1]

☆ پیر محمد دراب خان المعروف پیر ثانی رحمتہ اللہ علیہ

(نیریاں شریف پونچھ جموں کشمیر)

آپ رحمتہ اللہ علیہ پیر غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ امورِ تجارت میں اپنے بھائی کے ساتھ رہے۔ آپ کو حضرت پیر غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کے بعد خلافت سے نوازا گیا اور آپ کا مرکز بھی نیریاں شریف ہے۔ ہزاروں طالبانِ حق نے آپ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ نے ۱۹۹۰ء کو سہنسہ کے مقام پر وصال فرمایا۔ آپ کی مسند خلافت سے آپ کے فرزند اور پوتے دینِ اسلام کی خدمت فرما رہے ہیں۔ [1] [2]

☆ پیر عبدالرحیم باغدروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(باغدرہ شریف)

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسیاڑی کوہ مری کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والدِ محترم حافظ قادر بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد تھے۔ حضرت باغدروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے سہارن پور سے تعلیم حاصل کی پھر حضرت مجدد الفِ ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر ۴۱ دن قیام پذیر رہے۔ آپ ۱۸۹۴ء کو باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئے اور فیضانَ معرفت وخلافت حاصل کیا۔

---

[1] غزنوی جلوے از خلیفہ محمد نواز صدیقی ہزاروی

[2] ہفت روزہ کاروانِ حق شمارہ یکم جون ۲۰۱۵ء

سالانہ ۳۶۰ قرآن کریم اپنے مرشد کے ایصالِ ثواب کے لئے پیش کرتے۔ آپ سے ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں نے تربیت لے کر صراطِ مستقیم اختیار کی۔ آپ کا وصال ۱۳ مارچ ۱۹۴۷ء کو ہوا۔

☆ پیر سید نور حسین سخی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(مانسہرہ شریف)

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مانسہرہ شیر بائی کے ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے۔ عرصہ دراز تک حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے ملحق کشمیری بازار کی مسجد میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپنے والدِ ماجد کی وفات کے بعد واپس مانسہرہ آ گئے۔ حضرت خواجہ محمد قاسم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دربار میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت وخلافت حاصل کیا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کر کے کارِ سیئات سے توبہ کی۔ باباجی کے حکم پر لاہور کو پھر مرکزِ تبلیغ بنایا اور وہاں ہی ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء کو وصال فرمایا۔

☆ حضرت خواجہ ابوالمصطفیٰ غلام محمد نقشبندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(ملکانی شریف سندھ)

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی غلام محمد کنیت ابوالمصطفیٰ اور لقب سیف الرحمٰن ہے آپ ملکانی سندھ کے ایک بلوچ گھرانے میں ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم گوٹھ پہنور اور شہداد کوٹ سے حاصل کی۔ ۱۹۱۶ء میں موہڑہ شریف تشریف لائے اور شرفِ بیعت وخلافت حاصل کیا۔ فتاویٰ ملکانی آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ آپ تحریکِ خلافت کے سرگرم رکن تھے۔ ۱۹۰۲ء میں آپ کی زیرِ صدارت سندھ میں خلافت کانفرنس ہوئی۔ آپ کی زیرِ ادارت اردو اخبار روزنامہ الوحید حیدرآباد سے جاری ہوا۔ آپ نے ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو وصال فرمایا۔ [۱]

---

[۱] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

☆حضرت زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ

(گھمگول شریف کوہاٹ)

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کوہاٹ کے قریشی صدیقی خاندان میں ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔
آپ کا شجرہ نسب حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے۔آپ بچپن ہی سے صالح و پرہیزگار تھے۔آپ کے والدِ گرامی سید غلام رسول شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے۔آپ ۱۹۳۸ء کو موہڑہ شریف تشریف لائے تو باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہم اسی سال (۸۰) سے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔آپ نے بیعت کے ساتھ ہی خلافت حاصل کی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور باباجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آخری خلیفہ ہیں۔آپ کا تذکرہ چاردانگِ عالم میں ہے۔آپ نے یورپ اایشیاء میں خدمتِ دین کے لئے سینکڑوں ادارے قائم فرمائے۔آپ نے ۱۹۹۹ء میں وصال فرمایا۔[۱]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

[۱] کنزالعرفان از خلیفہ رب نواز ص ۳۳ ناشر دربارِ عالیہ گھمگول شریف کوہاٹ

غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے اقوال

حضرت قبلہ باباجی پیر محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کی تمام علوم کے چار پھل ہیں

☆جو نہ دے اس کو دینا

☆ہمیشہ برائی کا بدلہ نیکی واحسان سے دینا

☆ذاتی اغراض کی بنا پر بدلہ یا انتقام نہ لینا بلکہ معاف کردینا

☆ہر کام خاص خدا کے لیے کرنا

حضور بابا کے ۲۹ اقوال مبارکہ۔۔۔۔۔۔۔

۱۔عالم کو عمل، حاکم کو عدل اور فقیر کو توکل کرنی چاہیے

۲۔صبر مصیبت کی سختی کو نگل جاتا ہے

۳۔حسن خلق میں مقناطیسی کشش ہوتی ہے

۴۔متکبر کو تکبر سے توڑ دو

۵۔حسن صورت سے حسنِ سیرت زیادہ جاذب ہے

۶۔حق باطل پر ہر میدان میں ایسا غالب آتا ہے جیسے نور ظلمت پر

۷۔جاہل کی محبت، دشمنی سے کم نقصان دہ نہیں

۸۔پریشان حال کو خوش کرنا اپنے آپ کو مسرور کرنا ہے

۹۔غم کو اگر غم نہ سمجھو تو غم نہ رہے گا

۱۰۔مصیبت وہ ہے جسے تم خود مصیبت سمجھو

۱۱۔زندگی میں ہر سختی کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرو تو وہ آسان ہو جاتی ہے

۱۲۔گزشتہ پر افسوس کرنا اپنی جہالت پر مہر تصدیق لگانا ہے

۱۳۔اپنی تنقید سننے کے لیے قوت برداشت پیدا کرو۔

۱۴۔اپنی غلطیوں کی اصلاح میں دیر مت کرو

۱۵۔اس عالم کے علم میں برکت نہیں ہوتی جو امیروں کے گرد گھومتا ہے

۱۶۔ہر انسان اظہار حق کا حقدار ہے

۱۷۔کسی مملکت کے خوددار اور خود شناس باشندوں پر کبھی عیاش حاکم برسر اقتدار نہیں آسکتا مگر جب افراد خود عیش پسند نہ ہو جائیں

۱۸۔عیش پسندی جفاکشی کے خلاف ہے۔عیاشی دولت کو برباد کرتی ہے اور جفاکشی دولت کماتی ہے

۱۹۔تفریح خاطر اور عیش پسندی اور وہ لازم ہے اور یہ مہلک

۲۰۔جاہ طلب عالم، حق کو باطل کو حق بنانے میں شرم نہیں کرتا۔

۲۱۔جس حاکم میں خود پسندی ہے وہ ملک کی خدمت نہیں کرسکتا

۲۲۔ملکی تباہی حاکم کی خود پسندی اور عیاشی کی مظہر ہے۔

۲۳۔بے توکل فقیر کا ہاتھ احتیاط سے پھسل جاتا ہے

۲۴۔وراثتی پیر کے لیے جاہل مرید اکسیر اعظم ہے

۲۵۔بغیر حصول ولایت سجادہ نشینی وراثتی پنڈتوں کی جمالیاتی تقلید ہے

۲۶۔ولائت وہ جاگیر نہیں جو وراثت میں مل جائے

۲۷۔جس دل میں کسی کی دشمنی و کینہ ہو وہ دل محبت اور عرفان الٰہی سے خالی ہے

۲۸۔اولیاء کا کام خون جگر پینا ہے، سیم و زر سمیٹنا نہیں

۲۹۔اے سالک راہ خدا، زر، زمین، زن اور زبان پر لڑنا جھگڑنا تیرا کام نہیں یا یہ اندھی تقلید چھوڑ یا ولائت کا نام نہ لے۔ [۱]

سجادہ نشین پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ علیہ کو نصیحت ۔۔۔۔

حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے پاکستان ٹیلی ویژن کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔۔۔۔

حضور بابا جی خواجی محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے فقط لوگوں کو ذکر اللہ کا درس دیا ہے۔

لوگ دنیا کے معاملات کے لئے میرے پا س آتے ہیں میں انھیں اللہ تعالیٰ کی جانب راغب کرتا۔

شریعتِ مطاہرہ کی پابندی پر ہمارے سلسلہء عالیہ کی بنیاد ہے۔میں بابا جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کے مطابق لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں اور سلسلہ چل رہا ہے۔

انہی تعلیمات سے ماخوذ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں جنہیں صوفی باغ علی زاہدی نے اپنی تحقیقات کے ضمن کتاب شاہِ فخر الفقر موہڑوی میں درج کیا ہے۔

☆حضور غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جس کا دائمی ذکر جاری ہو جائے وقت وصال اس کا لسانی ذکر بند ہو جاتا ہے اور قلبی ذکر جاری رہتا ہے اس لیے اولیاء کرام کے مزارت کے فیوض و برکات جاری وساری رہتے ہیں۔

---

[۱] دستورِ طریقت شعبہ نشر و اشاعت مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف کہ مری

☆حضور غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا بعد از وصال شیخ اسباق پڑھنے اور سیکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ مقام دل کے مرکز پر بیٹھ کر اسم ذات پڑھنا شروع کر دے جتنی دیر مناسب ہو اس کو معمول بنائے رکھے شیخ کے جذبات دین اور اسرار خداوندی اس کے دل کی طرف منتقل ہونے شروع ہو جائے گے اور اس کی روحانیت پرورش پانا شروع کر دے گی یہ منازل طے کرتے کرتے انسان عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

☆حضور غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا جن لوگوں کے دل میں شیخ کے وصال کے بعد کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ شیخ کے ارشادات وفرمودات اور معمولات کے پابند نہیں رہتے اگر پابند رہیں تو یہ وسواس ان کے قلوب میں کبھی پیدا نہ ہوں۔ ہر خلیفہ وسجادہ نشین پر بعد از وصال فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ارشادات ومعمولات شیخ پر مکمل طور پر کاربند رہے اور آنے والے کو اس کی تلقین کرے جس قدر ذکر اور تلقین زیادہ ہو گی اسی قدر مرشد کامل کی توجہ بھی زیادہ ہو جائے گی

☆حضور غوث زماں خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی نے ارشاد فرمایا کہ غوث کی بیماری مثل شادی کے ہے اور غوث کا یوم وصال اہل عدم کیلئے یوم عید کی طرح ہے۔ ہلال عید کے نکلنے پر جہاں بھی کوئی ہو وہاں ہی خوشی اور عیشی سے بہرہ ور ہوتا ہے، غوث زماں دنیا کو ضیائے ربانی سے منور فرماتے ہیں۔ [1]

---

[1] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی

شجرہ طریقت سلسلہءِ عالیہ نقشبندیہ

﴿۱﴾ حضرت مُحمد المصطفیٰ ﷺ

ولادت آپ ﷺ کی ۱۲ ربیع الاول، عام طفیل (۱) پیر کے دن اور وصال آپ کا ۱۲ ربیع الاول، عمر ۶۳ برس روضہ مطہرہ مدینہ منورہ، والدہ کا نام سیدہ طاہرہ آمنہ اور والدِ گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما ہے۔ تاج وتختِ ختمِ نبوت کے حامل آخری اور حتمی صحیفہءِ ہدایت قرآنِ کریم کے ساتھ اللہ تعالیٰ رب العزت کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہے۔

﴿۲﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق، کا نسب ساتوں پشت میں جا کر آپ ﷺ سے ملتا ہے، پیدائش آپ کی واقعہ فیل کے ۲ سال بعد ہوئی اور وصال ۲۳ جمادی الآخر ۱۳ھ، عمر مبارکہ ۶۳ اور روضہ مبارکہ مدینہ منورہ میں بر پہلو سرورِ دو عالم ﷺ ہے

﴿۳﴾ حضرت خواجہ سلمان فارسی رَضیَ اللہُ تعَالی عنہ

آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں، وفات آپ کی ۱۰ رجب ۳۳ھ روضہ مدائن شریف میں ہے۔

﴿۴﴾ امام قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت آپ کی ۱ھ ہوئی، وصال مبارک ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۷ھ اور عمر آپؒ کی ۱۰۷ سال تھی، روضہ مبارک مدینہ طیبہ میں ہے۔

﴿۵﴾ حضرت امام جعفر صادق رَضیَ اللہُ تعَالی عنہ

آپؒ سید السادات ہیں نسبی شجرہ آپؒ کا امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن حضرت علیؓ اور والدہ ماجدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ، آپ کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول ۸۰ھ، وفات آپؒ کی ۱۵ رجب ۱۴۹ھ، مرقد مبارکہ جنت البقیع میں ہے۔

﴿۶﴾ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام طیفور لقب سلطان العارفین ہے، پیدائش آپؒ کی قصبہ بسطام میں ۱۳۶ھ، اور وفات ۲۶۱ کو بروز جمعہ کو ہوئی، مزار بسطام میں ہے۔

﴿۷﴾ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اسم مبارک آپؒ کا علی بن جعفر ہے۔ حضرت بایزید بسطامی سے اویسی طریقہ سے آپؒ کی قبر اطہر پر مراقب ہو کر فیض حاصل کیا، ظاہری طریقت میں خرقہ حضرت ابومظفر مولی ترک طوسی سے انہوں نے حضرت خواجہ یزید عقبشیؒ سے انہوں نے حضرت خواجہ محمد مغربی سے اور انہوں نے حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے حاصل کیا وفات آپؒ کی ۱۰ محرم ۴۲۵ھ ہے۔ مزار خرقان میں ہے۔

﴿۸﴾ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام آپؒ کا فضل بن محمد ہے، آپؒ طریقت میں دونوں طرف سے نسبت ہے، شیخ ابوالقاسم گرگانی و شیخ ابوالحسن خرقانی سے۔ وطن فارمد ایک موضع ہے پیدائش آپؒ کی ۴۴۳ھ اور وصال ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ کو ہوئی، مزار مبارک طوس میں ہے۔

﴿۹﴾ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام خواجہ بو یوسف بن ایوب ہے، حضرت امام اعظم کے مذہب پر تھے۔ اور حضرت غوث اعظمی سے بھی مستفیض ہوئے۔ خرقہ خلافت عبداللہ جونی سے حاصل کیا اور پھر حضرت بوعلی فارمدی سے کمالات کی تکمیل فرمائی ہمدان میں ۴۴۰ میں پیدا ہوئے اور وفات ۵۵۳ھ میں پائی۔ مزار مرہ میں ہے۔

﴿۱۰﴾ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ کے ایجاد کردہ آٹھ کلمات تصوف میں مشہور ہے، وصال ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ کو ہوا، مزار بخارا میں ہے۔

﴿۱۱﴾ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ نے یکم شوال بروز عید الفطر بعد نماز عید الفطر ۶۱۱۶ھ میں وفات پائی مزار شریف ریوگر بخارا سے ۶ فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔

﴿۱۲﴾ حضرت خواجہ محمود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ نے مصلحت وقت دیکھ کر طالبوں کو ذکر جہر کی تعلیم دی، ایک دن موضع اکنی میں ذکر جہر کر رہے تھے کہ خواجہ حافظ الدین جو کہ بخارا کے بڑے علماء میں سے تھے حاضر خدمت ہو کر پوچھا کہ آپؒ کے طریق میں خفی ہے اور آپ جہر کیوں کرتے ہیں۔ فرمایا ہم جہر اس لئے کرتے ہیں کہ سوتوں کو جگائیں

اور غافلوں کو آگاہ کریں تا کہ غفلت کو چھوڑ کر راہ راست پر آویں۔ نیز ذکر جہر متبدی کے واسطے کافی اور منتہی کے واسطے خفی۔ ۷ا ربیع الاول ۶۱۶ ھ کو وفات پائی، مزار مکنی بخارا میں ہے۔

﴿۱۳﴾ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ مذہب حنفیہ کے پابند تھے اور آپؒ بھی مصلحت وقت متبدی کو ذکر جہر اور متوسط و منتہی کو ذکر خفی کی تعلیم فرماتے آپؒ کے ۴ خلیفہ مشہور ہوئے ہیں ۲۷ رمضان ۷۱۸ ھ میں وفات پائی۔ مزار خوارزم میں ہے۔

﴿۱۴﴾ حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ کے ۴ خلیفہ مشہور ہوئے ہیں، آپؒ نے ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ ھ میں وفات پائی۔ مزار سماس بخارا میں ہے۔

﴿۱۵﴾ حضرت خواجہ کمال الدین سید امیر کلال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ کسب زراعت و کلالی پیشہ کرتے تھے اور شرف سادات سے بھی مشرف تھے، وفات آپؒ کی ۱۵ جمادی الاول ۷۷۲ ھ ہے۔ مزار سوخار میں ہے۔

﴿۱۶﴾ حضرت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸ محرم ۷۲۸ ھ کو پیدا ہوئے اور وصال ۳ ربیع الاول ۷۹۱ ھ ہے، عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔ اور مزار آپؒ کا بخارا میں ہے۔

﴿۱۷﴾ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام مبارک سید محمد بن محمد البخاری شجرہ نسب حضرت علیؓ سے ملتا ہے اور نسب خلافت و ارادت کے سوا آپؒ

کوخواجہ شاہ نقشبندؒ کی خدمت میں نسبت دامادی بھی حاصل تھی، آپؒ کی ۲۰ رجب ۸۰۲ھ کو وفات ہوئی اور مزار جقانیاں میں ہے، مولد آپؒ کا موضع چرخ میں ہے۔

﴿۱۸﴾ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بزرگ احباب واصحاب میں سے ہیں۔ خواجہ شاہ نقشبندؒ نے بیعت فرما کر آپؒ کو خواجہ علاؤالدین عطار کے حوالہ کر دیا اور آپؒ نے خدمت میں کمالات وفیوض وبرکات حاصل کئے، ۵ صفر ۸۵۱ میں وصال ہوا مزار ماوراءالنہر میں ہے۔

﴿۱۹﴾ حضرت خواجہ اعظم عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام مبارک آپؒ کا ناصرالدین عبیداللہ احرار بن محمود بن شہاب الدین نقشبندی ہے شجرہ نسب ۱۶ واسطوں سے حضرت عمر بن خطاب سے ملتا ہے خواجہ احرار نے بہت سے مشائخ وخواجگان سے فیض حاصل کیا مگر طریقت میں فیض خواجہ یعقوب چرخیؒ سے حاصل کیا۔ ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں وفات پائی اور اس وقت آپؒ کی عمر مبارکہ ۸۹ سال تھی۔ مزار ثمرقند میں ہے۔

﴿۲۰﴾ خواجہ محمد زاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

خواجہ محمد زاہد حضرت یعقوب چرخی کے نواسے ہیں، نسب ولادت وبیعت خواجہ عبیداللہ احرار سے حاصل کی۔ یکم ربیع لاول ۹۳۶ھ میں وفات پائی۔ مزار وحش موضع مرو میں ہے۔

﴿۲۱﴾ خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ خواجہ محمد زاہد کے بھانجے ہیں اور خلیفہ اعظم ہیں، وفات ۱۹ محرم ۹۷۰ھ میں ہوئی، مزار اسقرار سبزوار میں ہے جو کہ شہر بستر آباد کے علاقے میں ہے۔

﴿۲۲﴾ خواجہ محمد امکنگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا خواجہ امکنگی خواجہ درویش محمد کے فرزندار جمند اور خلیفہ حق پسند ہیں۔ پیدائش آپؒ کی ۹۱۹ھ میں ہے اور عمر ۹۰ سال پائی اور آپؒ کی وفات ۲۲ شعبان ۱۰۰۹ھ میں ہوئی، ثمر قند کے علاقے امکنگ سبزوار میں آپؒ کا مزار شریف ہے۔

﴿۲۳﴾ محمد باقی باللہ راز دان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ اصل میں ثمر قند و کابل کے ہیں۔ خواجہ امکنگی کے حکم سے دہلی تشریف لائے اور سلسلہ نقشبندیہ کی بنیاد رکھی۔ ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں وصال شریف ہوا مزار مبارک شاہ جہان آباد صدر بازار نئی دہلی میں ہے۔

﴿۲۴﴾ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شجرہ نسب آپؒ کا خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی بن شیخ عبدلاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بن خواجہ نور الدین بن شیخ نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن شہاب اللہ المعروف فرخ شاہ کابل بن نصیر الدین بن محمود بن سلیمان بن مسعود بن عبدالوغظ اکبر بن الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ اور بعض سلسلوں میں بیعت واجازت اپنے والد بزرگوں سے کی، یعنی (صابریہ چشتیہ) اور سہروردیہ شاہ سکندر کیتھلی سے حاصل کیا۔ شوال ۹۷۱ھ پیدا ہوئے۔ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ میں وصال ہوا۔ عمر ۶۳ سال پائی۔ مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

﴿۲۵﴾ خواجہ شاہ حسین مانک پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

میر سید شاہ حسین مانکپوری نے کمالات ظاہری ع باطنی طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت مجدد الف ثانی حاصل کیا۔ مزار آپؒ کا مانک پور ہندوستان میں ہے

﴿۲۶﴾ حضرت خواجہ عبدالباسط رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ نے دین کی اشاعت کیلیئے ترکسان کا رخ کیا اور آپ کا وصال ترکستان میں ہی ہوا اور مزار شریف بھی ترکستان میں ہے۔

﴿۲۷﴾ حضرت خواجہ عبدالقادرر پیرکوٹی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ اولاد حضرت غوث الاعظم ہے، کمالات ظاہری و باطنی حضرت عبدالباسط رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیےاور آپ کا وصال ۱۱۱۲ھ میں ہوا اور مزار شریف انور پیرکوٹ میں ہے

﴿۲۸﴾ حضرت خواجہ سید محمود شاہ جوناگڑھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ اپنے والد حضرت خواجہ عبدالقادر پیرکوٹی کے عظیم خلفاء میں سے تھے، ہجرت کر کے ہندوستان جوناگڑھ گئے اور اشاعت دین میں شب و روز ایک کئے، وفات آپؒ کی ۲۱ شعبان ۱۱۴۳ھ کو ہوئی اور مزار شریف جوناگڑھ میں ہے

﴿۲۹﴾ حضرت خواجہ عبداللہ شاہ دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ حضرت خواجہ عبدالقادر پیرکوٹی کے پوتے ہیں، اور آپؒ کی وفات ماہ دوالحجہ میں ہوئی اور مزار شریف دنیور ہندستان میں ہے

﴿۳۰﴾ حضرت خواجہ شاہ عنایت اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ حضرت خواجہ عبداللہ شاہ دینوری سے بیعت ہوئے اور دین کی خدمت کرتے رہے، آپؒ کا مزار شریف شاہ جہان آباد دہلی میں ہے

﴿۳۱﴾ حضرت خواجہ حافظ احمد ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

خواجہ حافظ احمد ثانی خواجہ شاہ عنایت کے خلفیہ اعظم تھے۔مزار شریف سوپور ریاست کشمیر میں ہے۔

﴿۳۲﴾ حضرت خواجہ عبدالصبور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ خواجہ حافظ احمد ثانی سے نسبت رکھتے تھے۔آپؒ کا وصال ۱۱٦۴ھ میں ہوا مزار سرینگر مقبوضہ کشمیر میں ہے۔

﴿۳۳﴾ حضرت خواجہ سلطان گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ حضرت خواجہ عبدالصبور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے مریدوں میں سے تھے اور ساری زندگی ان کے نقش قدموں پر ہی چلے ہے۔آپؒ کی وفات محرم ۱۱۹۸ھ میں ہوئی، آپؒ کا مزار شریف پھکلی ضلع مانسہرہ میں ہے۔

﴿۳۴﴾ حضرت خواجہ عبدالمجید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ کی بیعت خواجہ گل محمد سے ہیں، پیدائش ۱۱۵۸ھ اور وصال ۱۵ شعبان بروز جمعہ ۱۲۳٦ھ میں ہوئی اور مزار شریف کٹھہ جموں کشمیر میں ہے۔

﴿۳۵﴾ حضرت خواجہ عبدالعزیز کرناہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کی نسبت وارادت و بیعت خواجہ عبدالمجید سے ہے اور آپؒ کا مزار شریف کرناہ ریاست کشمیر میں ہے۔

﴿۳٦﴾ حضرت خواجہ محمد ملوک جنجاٹھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ حضرت خواجہ عبدالعزیز کرناہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفیہ اعظم ہے اور آپؒ کا مزار شریف

کہیاں شریف میں ہے۔

﴿۳۷﴾ حضرت خواجہ نظام الدین کیانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ حضرت سلطان ملوک کے صاحبزادے ہیں اور تمام علوم اپنے والد سے ہی حاصل کیے۔ بہت سے ملکوں میں دین اشاعت کے لیے گئے اور آپؒ کا وصال ۷ صفر ۱۳۱۸ھ کو ہوا اور مزار شریف کہیاں ریاست کشمیر میں ہے۔

﴿۳۸﴾ حضرت خواجہ محمد قاسم صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپؒ ظاہری اور باطنی علوم میں ماہر تھے، دین سے بہت لگاؤ تھا۔ آپؒ کی ولادت ۱۲۳۷ھ میں ہوئی اور وصال ۲۲ دیقعد ۱۳۶۲ کو ہوا۔ آپؒ کا مزار موہڑہ شریف میں ہے۔

﴿۳۹﴾ حضرت خواجہ محمد زاہد خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

نام آپؒ کا زاہد ہے اور لقب خان صاحب ہے، شریعت اور حقیقت کی تعلیم آپؒ نے اپنے والد سے حاصل کی۔ آپؒ ۳۰ سال حضرت غوث زماں کے زمانے میں لنگر کے ناظم رہیں۔ آپؒ کی ولادت ۱۳۱۹ھ میں ہوئی اور وصال مبارک ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۴ بروز جمعرات ہوا۔

﴿۴۰﴾ حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق دامت برکاتہم القدسہ

آپؒ حضرت غوث زماں کے لاڈلے پوتے ہیں۔ آپؒ کی ولادت باسعات سالانہ عرس مبارک کی دعا کے دن ہوئی۔ آپ نے بہت سے علماء کرام سے علم حاصل کیا۔ اور دین کی اشاعت کے لیے کام کرر ہیں۔ دنیا کے مختلف مما لک کے دورے کر چکے ہیں، جہاں پر دین کی خدمت کی خاطر ہزاروں مریدین کو ذمہ داریاں دی اور بہت سے غیر مسلمانوں کا اسلام قبول کروا دیا۔ حضور خواجہ غریب النواز کے وصال ۱۹۹۳ء کے بعد آپ کو آستانہ عالیہ موہڑہ شریف کا سجادہ نشین مقرر کر دیا گیا۔[۱]

---

[۱] بحوالہ شاہ فخر الفقر موہڑوی از صوفی باغ علی زاہدی و تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از علامہ نور بخش

شجرہ مبارکہ بزبانِ اُردو حضرات نقشبندیہ مجددیہ نظام قاسمیہ زاہدایہ

قاسم الانوار زاہدؒ کا یہی دربار ہے
نور سے پرنور اور فیض کا گلزار ہے

اے کہ طالب گر تجھے فضل خدا کا درکار ہے
خاکپائے موہڑویؒ بن جا تو بیڑا پار ہے

ہوتا اسی ہی کو حاصل لذتِ دیدار ہے
جو کہ صدقِ دل سے اس در کا سگِ دربار ہے

رحمتیں برسا اے خدا اپنی رحیمی کے لیے
مشکلیں آسان کر اپنی کریمی کے لیے

فضل تیرا ہر گھڑی درکار ہے
تو کرم کردے تو بیڑا پار ہے
فضل کر یارب تو ذات کبریا کے واسطے

سیدالکونین شاہ انبیا ﷺ کے واسطے

حضرت صدیقِ اکبر خواجہ سلیماں کے طفیل
خواجہ قاسم، خواجہ جعفر الصادق پرُضیا کے واسطے

مشکلیں آسان کر اور دے صراط مستقیم
بایزید و بوالحسن شاہ بوالعلا کے واسطے

خواجہ یوسف، خواجہ خالق، خواجہ عارف کیلئے
حبِ احمد ﷺ کر عطا اُن باصفا کے واسطے

خواجہ محمودؒ و علیؒ، بابا سماسی اور کلالؒ
محور کھ توحید میں ان اولیاء کے واسطے

شاہ بہاوالدین قبلہ حضرت شاہِ نقشبند
دین و دنیا کر عطا ان پیشوا کے واسطے

شاہ علاؤالدینؒ، یعقوبؒ و عبیداللہ حرارؒ
خواجہ زاہدؒ، خواجہ درویش باخدا کے واسطے

خواجہ املکنگؒ ، باقی باللہؒ جو تجھے محبوب ہیں
مشکلیں حل کر میری ان پارسا کے واسطے

شاہ مجدد الف ثانیؒ والیءِ سرہند شریف
عشق احمد کر عطا اُن بادشاہ کے واسطے

شاہ حسینؒ و عبدالباسطؒ و عبدالقادر پیشوا
خواجہ محمود، خواجہ عبداللہ علیٰ کے واسطے

شاہ عنایت اللہ صاحبؒ حافظ و عبدالصبور
گل محمدؒ مانگلی والے شہا کے واسطے

خواجگان عبدالغفورؒ، عبدالمجیدؒ، عبدالعزیزؒ
شاہ ملوکؒ عاشق ذاتِ خدا کے واسطے

شاہ نظام الدینؒ قبلہ والیءِ کہیاں شریف
نُور کی سرکار اس مشکل کشا کے واسطے

رونقِ بزمِ طریقت والئی موہڑہ شریف
بابا جی خواجہ قاسمؒ امام الاولیاء کے واسطے

قطبِ عالم باقی باللہ خواجہ زاہد ولی مسند نشین
حجتہ اللہ خان صاحبؒ پیر کامل پیشوا کے واسطے

مجھ کو جن کے فیض سے تیرا تعلق ہے عطا
مرتبہ ان کا بڑھا بدر الدجیٰ کے واسطے

چشمہءِ فیضِ طریقت خواجہ آفتاب احمد ولیؒ
صبغتہ اللہ قاسمی پیر ہدیٰ کے واسطے

قلب نورانی ہو حاصل ہوں مفاتیحِ غیوب
پیر اولیاء بادشاہ سلطان الاولیاء کے واسطے

کر کلام میرا شیریں نرم دل بھی کر عطا
سیدی احمد فاروق خوش ادا کے واسطے

ہو عطا رحمت، ہدایت، حبِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کھیاں، موہڑے والے ہر دو پیشوا کے واسطے

رکھ مجھے مقبول اور محبوب بندوں میں خدا
معرفت کا نور دے شمس الضحیٰ کے واسطے

ان مشائخ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں اے خدا
فضل کر یا رب تو ان سب اولیاء کے واسطے

یا الٰہی ہو ہمیشہ صد درود و صد سلام
سید الکونین شاہ انبیاء کے واسطے ۱؎

﴿عزوجل، وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رضی اللہ عنہم ورحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین﴾

۱؎ دستورِ طریقت شعبہ نشر و اشاعت مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف کہ مری

حرفِ آخر

اس مقالہ کی تکمیل پر ہم تحدیث نعمت کے طور پر دل میں خوشی لئے اللہ تعالیٰ رب العزت کی بارگاہ عالی میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ مجھ ناتواں سے اس کام کی تکمیل ہونا کسی عظیم نعمتِ ربانی سے کم نہیں۔

الحمدلله رب العالمین

اس بات میں کوئی امر مانع نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اس قول کے مصداق ہم بھی اپنے تمام قارئین سے ملتمس ہیں کہ اس تحریر میں جو ہماری خطائیں ہیں ہمیں ضرور ان سے مطلع فرمائیں اس بات کی ہمیں خوشی ہوگی ۔اس تحریر کا مقصدِ اولیں فاضل اصول الدین کی ڈگری لینا بھی مقصود ہے ساتھ ہی یہ تحریر حضور خواجہ محمد قاسم صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں ہماری طرف سے ایک ہدیہ بھی ہے۔

ہماری اس کاوش کی تکمیل ہمارے اساتذہ کی محنت ، والدین کی دعاؤں ، احباب کے تعاون کے ساتھ ساتھ ہمارے مرشدِ گرامی حضرت پیر اولیاء بادشاہ فاروق موہڑوی دامت برکاتہم القدسیہ کی خصوصی دعاؤں اور ان کی شفقت سے ممکن ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ پیر احمد فاروق زاہد مدظلہ کی راہنمائی اس کارِ خیر کی تکمیل کے لئے ممد و معاون ثابت ہوئی۔

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما

اے طبیبِ جملہ علت ہائے ما!!!!!

ایک بار پھر ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے استاذی المکرّمی استاذ عبدالوہاب جان الازہری چیئرمین شعبہ اصول الدین سیلف فنانس کی خصوصی شفقت اور راہنمائی پر اُن کی زندگی اور دولتِ علم میں برکت کے لئے دعا گو ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری مادرِ علمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کو تا قیامت اپنی آب و تاب سے دنیا کے متلاشیانِ علم کے قلوب و اذہان کو علمی نور سے پرنور کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کے جملہ اساتذہ، معلمین ، معاونین ، ملازمین ، خدام اور دیگر تمام متعلقین کو عالمِ اسلام کی اس عظیم ادارہ کی خدمت پر دارین کی سعادتیں عطا

فرمائے۔اللہ تعالیٰ اس ادارے کے متعلمین کو فراغت کے بعد پوری دنیا میں دینِ حق کی خدمت کی توفیق بخشے۔اللہ تعالیٰ دینِ حق کے خدام اور داعیان کی صف میں ہم کو بھی داخل فرمائے اور دعوۃ وارشاد کے مشنِ رسالت کی تکمیل کے لئے ہمیں اپنی صلاحیتیں برئے کا لانے کی توفیق وہمت عطا فرمائے۔۔۔۔۔۔۔آمین

والسلام مع الاکرام

محمد تضارب خان

متعلم ایم۔اے اصول الدین

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وصلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبهِ سیدنا ومولانا محمدوعلیٰ آلهِ واصحابهِ و بارك و سلم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصادر و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	ناشر ادارہ
۱	کنز الایمان ترجمہ قرآن	شاہ احمد رضا خاں	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
۲	صحیح بخاری (اردو)	امام محمد بن اسماعیل	فرید بک سٹال لاہور
۳	اربعین النووی	امام یحیٰ بن شرف	ضیاء العلوم پبلیشرز راولپنڈی
۴	کشف المحجوب	علی بن عثمان الہجویری	شبیر برادرز لاہور
۵	مکتوباتِ امام ربانی	شیخ احمد سرہندی	ادارۂ مسعودیہ کراچی
۶	شاہِ فخر الفقر موہڑوی	باغ علی زاہدی	میبا پبلی کیشنز اسلام آباد
۷	مکتوباتِ قاسمی	پیر فضیل عیاض قاسمی	انجمن محبانِ طریقت موہڑہ شریف
۸	دستورِ طریقت	شعبہ نشر و اشاعت	مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف
۹	فیضِ قاسمی	الطاف حسین قاسمی	انجمن محبانِ طریقت حلقہ یورپ
۱۰	نسبتِ رسولی	فاضل خلفاء نسبتِ رسولی	دربار عالیہ موہڑہ شریف
۱۱	کتاب اللمع	ابو نصر سراج الدین	شریعہ اکیڈیمی اسلام آباد
۱۲	الحق المبین	محمد نظام الحق اویسی	اردو نگر کراچی
۱۳	غزنوی جلوے	محمد نواز ہزاروی	دار العلوم محمدیہ ایبٹ آباد
۱۴	کنز العرفان	رب نواز	دربار عالیہ گھمکول کوہاٹ

۱۵ ماہنامہ انوار صوفیاء مدیر پیر فضیل عیاض شمارہ نومبر ۱۹۹۷ء موہڑہ شریف

۱۶ ماہنامہ انور موہڑہ شریف مدیر صاحبزادہ احمد فاروق شمارہ اگست ۲۰۰۹ء اسلام آباد

۱۷ ماہنامہ انور موہڑہ شریف مدیر صاحبزادہ احمد فاروق شمارہ اکتوبر ۲۰۱۱ء اسلام اباد

۱۸ سہ ماہی فکر ونظر شمارہ ستمبر ۲۰۰۵ء ادارہ تحقیقاتِ اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

۱۹ ہفت روزہ پنڈی ٹائمز ۲۹ مئی ۲۰۱۵ء راولپنڈی

۲۰ ہفت روزہ کاروانِ حق شمارہ یکم جون ۲۰۱۵ء راولپنڈی

۲۱ اسلامی تصوف کے مصادر اور مستشریقین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ تحقیقی مقالہ عبدالوہاب جان الازہری

۲۲ ویکیپیڈیا فری انسائیکلوپیڈیا آن لائن

۲۳ ویڈیو انٹرویو پاکستان ٹیلی ویژن پیر محمد زاہد خان یوٹیوب انٹرنیٹ